تغلیبِ مدحت

(جلد دوم)

2

غالبؔ کے ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ

اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تغلیبِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ

اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

ماورا
قائم شدہ
1981ء

سلسلہ اشاعت: 50

تاریخ اشاعت: 27 جون 2020

قیمت: =/400

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت / حقوق: محمد طاہر صدیقی

نام کتاب: تغلیبِ مدحت

شاعر: پروفیسر محمد طاہر صدیقی

ایم فل اردو، پرنسپل، گورنمنٹ لیبارٹری ہائر سیکنڈری سکول، سمن آباد، فیصل آباد

موبائل: 0321-7645060

قلمی نام: طاہرؔ

کمپوزنگ: ''ماہوزا'' کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

تزئین: علی حسن زیدی

سرورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

اجمالی جائزہ: حکیم ارشد محمود ارشدؔ

پروف: اویس ازہرؔ مدنی

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0300-6600656

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: ماہوزا اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

.........................o.........................

دُرُود بر سیّدُ العٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اے اللہ! تُو رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار،

وَ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ

ہمارے نبی اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں،

وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ

اور اُن کی ازواجِ مطہّرات پر جو ایمان والوں کی مائیں ہیں اور اُن کی

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

طیّب و طاہر آل پر اور اُن کے مقرّب و ہدایت یافتہ صحابہ پر،

الْمَھْدِیِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

انتساب

کشتۂ عشقِ رسولِ کریمؐ،

غرقِ محبتِ آلِ اطہار،

واصلِ دُرودِ سرورؐ ِکائنات،

نمونۂ خُلق و آئینۂ احساس و مروّت

جناب رانا **محمد ابراہیم ساجد** علیہ الرحمہ

کے نام

کہ تا دمِ زیست دُرودِ پاک ان کے لبوں پر مہکا

فہرست

۱	حرفِ آغاز (پروفیسر محمد طاہر صدیقی)	21
۲	توقیرِ مدحت (حکیم ارشد محمود ارشد)	23
۳	دستِ کرم (محمد سرور قمرؔ)	25
۴	تنویرِ نعت (نصیر احمد اختر)	27
۵	زمینِ غالبؔ (محمد عرفان علی)	29
۶	ارفع واعلیٰ (شوکتؔ جلال چشتی)	31
۷	اندازِ بیاں اور (ڈاکٹر رانا خالد محمود)	33
۸	شہکارِ مدحت (ناصر حسین راضیؔ)	35
۹	عنایاتِ پیمبرؐ (محمد اویس ازہرؔ مدنی)	37
۱۰	(خوش وحشتِ کہ عرضِ جنونِ فنا کروں) حمد ہرگز نہ جاکے غیر کے آگے صدا کروں	39
۱۱	(بس کہ ہیں بدمست بشکنِ بشکنِ مے خانہ ہم) مشعلِ نورِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم	41
۱۲	(جس دم کہ جادہ وار ہو تارِ نفس تمام) قطعہ گزرے نبیؐ کے شہر میں یہ عمر بس تمام	43

۱۳	(خوش وحشتے کہ عرضِ جنونِ فنا کروں) قرآں کے حرف حرف سے انؐ کی ثنا کروں	44
۱۴	(جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں) جو ہم ہجرِ طیبہ میں غم دیکھتے ہیں	45
۱۵	(مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں) ملتی ہیں جہاں درد کے ماروں کو پناہیں	47
۱۶	(جس جا کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں/ ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں) کونین میں حضورؐ کا جلوہ کہاں نہیں	49
۱۷	(مرگِ شیریں ہوگئی تھی کوہکن کی فکر میں) کلکِ طاہرؔ ہے ثناؤں کی پھبن کی فکر میں	52
۱۸	(ہے ترنّم آفریں، آرائشِ بے دادیاں) روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریادیاں	54
۱۹	(اے نوا سازِ تماشا، سر بہ کف جلتا ہوں میں) کربلا میں دیکھ کر آلِ محمدؐ سے جفا	56
۲۰	(فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں) نبیؐ کے عشق میں دل بے قرار رکھتے ہیں	57
۲۱	(تن بہ بندِ ہوسِ در ندادہ رکھتے ہیں) درِ نبیؐ سے رجا ہم زیادہ رکھتے ہیں	59
۲۲	(بہ عقلت عطرِ گل، ہم آگہی مخمور، ملتے ہیں) قطعہ قفس میں ہجر کے ہیں قید جو عشاقِ آقاؐ کے	61

۲۳	(سرشک آشفتہ سر تھا قطرہ زن مژگاں کے جانے میں) درود و نعت کے اذکار ہیں جس آشیانے میں	62
۲۴	(فزوں کی دوستوں نے حرصِ قاتل ذوقِ کشتن میں) یہ دل کی کیفیت ہے نور کے جلووں کے دامن میں	63
۲۵	(خوں در جگر نہفتہ بہ زردی رمیدہ ہوں/سودائے عشق سے دمِ سردِ کشیدہ ہوں) ان کا میں نعت گو ہوں کہ ان کا چنیدہ ہوں	64
۲۶	(ہوئی ہیں آب، شرمِ کوششِ بے جا سے، تدبیریں) غلامانِ نبیؐ ہیں دینِ حق کی ایسی شمشیریں	66
۲۷	(بے دماغی حیلہ جوئے ترکِ تنہائی نہیں) جب تلک حبِ رسالت دل میں در آئی نہیں	67
۲۸	(ظاہرا سر پنجۂ افتادگاں گیرا نہیں) تشنگاں کے واسطے گو اور کوئی در نہیں	68
۲۹	(ضبط سے مطلب، بہ جز وارستگی، دیگر نہیں) زندگی شہرِ نبیؐ میں رہ گئی طاہرؔ مری	69
۳۰	(ضمانِ جادہ رویاندن ہے خطِّ جامِ مے نوشاں) غلاموں کی خبر رکھیں، سنیں وہ آہِ خاموشاں	71
۳۱	(نہیں ہے بے سبب قطرے کو شکلِ گوہر افسردن) فقیروں کے لیے ان کا کھلا ہے ہر گھڑی آنگن	72
۳۲	(دیکھیے مت چشمِ کم سے سوئے ضبطِ افسردگاں) آپؐ کی چشمِ کرم کے منتظر آزردگاں	73

۳۳	(سازشِ صلحِ بتاں میں ہے نہاں جنگیدن) قطعہ حیطۂ روضۂ اطہر میں ہے دل لرزیدن	74
۳۴	(صاف ہے از بس کہ عکسِ گل سے، گل زارِ چمن) آ گیا باغِ مدینہ میں جو سیّارِ چمن	75
۳۵	(منقار سے رکھتا ہوں بہم چاک قفس کو) ہے حکمِ الٰہ صلِّ علیٰ دل کی جرس کو	76
۳۶	(اگر وہ آفتِ نظّارہ جلوہ گستر ہو) اگر مواجہ مرے آگے جلوہ گستر ہو	78
۳۷	(بے درد، سر بہ سجدۂ الفت فرو نہ ہو) دل آپؐ کی ثنا میں اگر ایک سو نہ ہو	79
۳۸	(حسد سے دل اگر افسردہ ہے، گرمِ تماشا ہو) مدینے کی حضوری میں یوں سرگرمِ تمنّا ہو	81
۳۹	(مبادا! بے تکلّف فصل کا برگ و نوا گم ہو) زمینِ طیبہ کے ذرّوں میں سورج کی ضیا گم ہو	82
۴۰	(خشکیِ مے نے تلف کی مے کدے کی آبرو) سبز گنبد کی عطا ہے سب جہاں کی رنگ و بو	84
۴۱	(اشکِ چکیدہ، رنگِ پریدہ) پیشِ مواجہ سر ہے خمیدہ	85
۴۲	(خوشا! طوطیّ و کنجِ آشیانہ) محمدؐ کی عطا ہے خسروانہ	86

۴۳	(رفتار سے شیرازۂ اجزائے قلم باندھ) مدحِ شہِ خوباں پئے اِنجاحِ عدم باندھ	88
۴۴	(خلق ہے صفحۂ عبرت سے سبق ناخواندہ) قطعہ علم کے شہر کا دروازہ نہیں جس پہ کھلا	90
۴۵	(بس کہ مے پیتے ہیں اربابِ فنا پوشیدہ) میرے وجداں میں چھپا ہے سخنِ بالیدہ	91
۴۶	(از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئنہ) جس میں بسا مدینہ مرا دل ہے آئنہ	92
۴۷	(جوشِ دل ہے، مجھ سے حسنِ فطرتِ بیدل نہ پوچھ) اے دماغِ نارسا! آہِ رسائے دل نہ پوچھ	93
۴۸	(جز دل، سراغِ درد بہ دل خفتگاں نہ پوچھ) اعجازِ حسنِ روئے شہِ دو جہاں نہ پوچھ	95
۴۹	(ضبط سے، جو مردمک، اسپند اقامت گیر ہے) دل مرا شہرِ مدینہ میں اقامت گیر ہے	97
۵۰	(کرے ہے رہرواں سے خضرِ راہِ عشق جلّادی) درودِ پاک سے ممکن ہوئی اس دل کی آبادی	99
۵۱	(یہ سرنوشت میں میری ہے اشک افشانی) عطا سے ان کی ہے آنکھوں میں میری تابانی	100
۵۲	(ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے) قدموں میں آنحضور کے اک پل بٹھا مجھے	101

۵۳	(ہر رنگِ سوز، پردۂ یک ساز ہے مجھے) یادش بخیر باپ کا انداز ہے مجھے	103
۵۴	(کہوں کیا گرم جوشی مے کشی میں شعلہ رویاں کی) جو شمعِ حبِ احمدؐ کی مرے دل میں فروزاں کی	104
۵۵	(جنوں، تہمت کشِ تسکیں نہ ہو، گر شادمانی کی) عمل نے جس کے عشقِ مصطفےٰؐ کی ترجمانی کی	105
۵۶	(نکوہش ہے سزا فریادیِ بے دادِ دلبر کی) نبیؐ کی آل سے نسبت ہے طاقت اس سخنور کی	106
۵۷	(آنکھوں میں انتظار سے جاں پر شتاب ہے) شہرِ نبی کی خاک زرِ ماہتاب ہے	107
۵۸	(بے خود، زبس کہ خاطرِ بے تاب ہو گئی) یادِ نبیؐ سے آنکھ جو پُر آب ہو گئی	109
۵۹	(ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے) مری قسمت عطائے سیّدِ والاؐ کی حامل ہے	111
۶۰	(جنوں رسوائی وارستگی، زنجیر بہتر ہے) قطعہ خطا کاروں کو بھی سرکارِ رحمتؐ نے نوازا ہے	112
۶۱	(مژہ، پہلوئے چشم، اے جلوۂ ادراک باقی ہے) قطعہ دلوں میں جب تلک حبِ شہِ لولاکؐ باقی ہے	113
۶۲	(خموشیوں میں، تماشا ادا نکلتی ہے) ہمیشہ دل سے یہی اک دعا نکلتی ہے	114

۶۳	(زبس کہ مشقِ تماشا، جنوں علامت ہے) مری نگاہ میں ہستی وہی سلامت ہے	115
۶۴	(ترجبیں رکھتی ہے شرمِ قطرہ سامانی مجھے) باعثِ اعزاز ہے یہ داغِ پیشانی مجھے	116
۶۵	(باعثِ واماندگی ہے عمرِ فرصت جو مجھے) منظرِ شہرِ نبی آئے نظر ہر سو مجھے	117
۶۶	(یاد ہے، شادی میں بھی، ہنگامۂ یارب، مجھے) نعت کہنے کا سلیقہ کر عطا یارب مجھے	119
۶۷	(کاوشِ دزدِ حنا پوشیدہ افسوں ہے مجھے) نعت کہنے ہی کی خواہش روز افزوں ہے مجھے	121
۶۸	(دیکھ تری خوئے گرم، دل بہ تپش رام ہے) جود وسخا عام ہے، لطف وکرم عام ہے	122
۶۹	(بس کہ سودائے خیالِ زلف وحشت ناک ہے) جب بھی ہوتا ذکرِ وصفِ سیدِ لولاکؐ ہے	123
۷۰	(چشمِ خوباں، خامشی میں بھی نوا پرداز ہے) مطلعِ حسنِ ازل انؐ کا حسیں اعجاز ہے	125
۷۱	(بس کہ حیرت سے زپا افتادۂ زنہار ہے) رحمتِ حق کی پیمبر آپؐ کی سرکار ہے	126
۷۲	(کوہ کے ہوں بارِ خاطر، گر صدا ہو جایئے) انؐ کے اوصافِ کرم سے آشنا ہو جایئے	128

۷۳	(کوشش ہمہ بے تابِ تردّد شکنی ہے) امداد ملی تجھ سے ہی جب سر پہ بنی ہے	130
۷۴	(کاشانۂ ہستی کہ برانداختنی ہے) قطعہ اک شان ہے اولادِ پیمبرؐ کی جہاں میں	132
۷۵	(حکمِ بے تابی نہیں اور آرامیدن منع ہے) قطعہ منع ہے کفار کا شہرِ نبیؐ میں داخلہ	133
۷۶	(چار سوئے عشق میں صاحب دکانی مفت ہے) قطعہ مصطفٰے کی غم زدو! راحت رسانی مفت ہے	134
۷۷	(بے تابیِ یادِ دوست، ہم رنگِ تسلّی ہے) انساں ہی کا کب تنہا یہ نازِ غلامی ہے	135
۷۸	(گلشن کو تری صحبت، از بس کہ خوش آئی ہے) ذکرِ شہِ والاؐ سے اس دل کی صفائی ہے	137
۷۹	(دریوزۂ ساماں ہا، اے بے سروسامانی) رہتی ہے مجھے ہر پل عصیاں سے پشیمانی	138
۸۰	(نظر بہ نقصِ گدایاں، کمالِ ادبی ہے) قطعہ فقیرِ شہرِ نبیؐ کا تو احترام کیا کر	140
۸۱	(دلا! عبث ہے تمنّائے خاطر افروزی) دکھی دلوں کی ہیں کرتے حضورؐ دلسوزی	141
۸۲	(خبر نگہ کو نگہ چشم کو عدو جانے) نظر ہے وہ جو انھیںؐ اپنے روبرو جانے	143
۸۳	(اگر گل حسن و الفت کی بہم جوشیدنی جانے) تصوّر میں حضوری کے مزے جو اس نے لوٹے ہیں	144

۸۴	(گلستاں بے تکلّف پیشِ پا افتادہ مضموں ہے) نبیؐ کی مدح کا پیشِ نظر محبوب مضموں ہے	145
۸۵	(صبح سے معلوم آثارِ ظہورِ شام ہے) ڈوبتی نبضیں بتاتی ہیں ظہورِ شام ہے	146
۸۶	(دیکھتا ہوں وحشتِ شوقِ خرام آمادہ ہے) کردیے دل کی دعا نے بخت خیر آمادہ سے	147
۸۷	(اے خیالِ وصل، نادر ہے مے آشامی تری) رحمتِ حق ہے غلامِ مصطفےٰؐ! حامی تری	149
۸۸	(چشمِ گریاں، بسملِ شوقِ بہارِ دید ہے) آپؐ کی مشکل کشائی سے بندھی امید ہے	151
۸۹	(دل سراپا وقفِ سودائے نگاہِ تیز ہے) منظرِ دربارِ خوش آثار کیف آمیز ہے	153
۹۰	(نظر پرستی و بے کاریِ خود آرائی) نبیؐ کے شہر میں ہر درد کی دوا پائی	155
۹۱	(گدائے طاقتِ تقریر ہے، زباں تجھ سے) بہار تجھ سے، صبا تجھ سے، گلستاں تجھ سے	157
۹۲	(شکلِ طاؤس، گرفتار بنایا ہے مجھے) گنبدِ سبز بہ صد کیف دکھایا ہے مجھے	159
۹۳	(باغ تجھ بن گلِ نرگس سے ڈراتا ہے مجھے) ذرّہ ذرّہ مہ واختر نظر آتا ہے مجھے	161
۹۴	(قتلِ عشّاق نہ غفلت کشِ تدبیر آوے) گنبدِ سبز کی جب سامنے تصویر آوے	162

۹۵	(تشنۂ خونِ تماشا جو وہ پانی مانگے) میری پیشانی مدینے کی نشانی مانگے	163
۹۶	(ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے/ خوابِ جمعیّتِ مخمل ہے پریشاں مجھ سے) حق کو مطلوب ہے حبِّ شہِ خوباں مجھ سے	165
۹۷	(فرصت آئینۂ صد رنگِ خود آرائی ہے) جب سے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے	167
۹۸	(کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے) آپؐ کے مواجہ پر ہر سو نور افشاں ہے	169
۹۹	(گریہ، سرشاریِ شوق بہ بیاباں زدہ ہے) دل بہ مہجوریِ طیبہ تپِ ہجراں زدہ ہے	171
۱۰۰	(خوابِ غفلت بہ کمیں گاہِ نظر پنہاں ہے) آپؐ کی ذات میں اک نورِ بشر پنہاں ہے	172
۱۰۱	(دامانِ دل بہ وہمِ تماشا نہ کھینچئے/ تا چند نازِ مسجد و بت خانہ کھینچئے) دل سے صدائے سوزِ فقیرانہ کھینچئے	173
۱۰۲	(آئینہ کیوں نہ دوں، کہ تماشا کہیں جسے) میرا نبیؐ ہے عرش کا دولھا کہیں جسے	175
۱۰۳	(جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے/ منّت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے) مدحت جو بزمِ آرزو میں آشکار ہے	177
۱۰۴	(مستی، بہ ذوقِ غفلتِ ساقی، ہلاک ہے) قدموں میں انؐ کے جس کی بچھی مشتِ خاک ہے	179
۱۰۵	(حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے) نورِ احمدؐ وجہ اظہارِ شعاعِ جلوہ ہے	180

۱۰۶	(عرضِ نازِ شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے) شافعِ روزِ قیامت سے رجائے خندہ ہے	181
۱۰۷	(شوخیِ مضرابِ جولاں، آبیارِ نغمہ ہے) مطربِ مدحت نے چھیڑا خوب تارِ نغمہ ہے	183
۱۰۸	(رحم کر، ظالم، کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے) قطعہ دوری بن جائے نہ آقا وجہِ مرگِ ناگہاں	184
۱۰۹	(تپش سے میری وقفِ کس مکش، ہر تارِ بستر ہے) قطعہ بنا کے ہم سفر صدیقؓ کو آقا نے فرمایا	185
۱۱۰	(خطر ہے، رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہو جاوے) محبت سے تہی آقا! مرا جیون نہ ہو جاوے	186
۱۱۱	(نوائے خفتۂ الفت اگر بے تاب ہو جاوے) نبیؐ کے شہر میں عاشق کا دل شاداب ہو جاوے	188
۱۱۲	(دلِ بیمار از خود رفتہ، تصویرِ نہالی ہے) ثنائے سرورِ کونین کا ہر نقش عالی ہے	191
۱۱۳	(شبنم بہ گلِ لالہ، نہ خالی زِ ادا ہے) دیں اذنِ حضوری مرے اشکوں کی صدا ہے	192
۱۱۴	(زلفِ سیہ، افعی نظرِ بد قلمی ہے) جب سے درِ آقا پہ نظر میری جمی ہے	194
۱۱۵	(اس قامتِ رعنا کی جہاں جلوہ گری ہے) مہر و مہ و اختر میں تری جلوہ گری ہے	196
۱۱۶	(تا چند نفسِ غفلتِ ہستی سے بر آوے) جو ساتھ لیے نعت کا زادِ سفر آوے	198

۱۱۷	(نگہ اس چشم کی افزوں کرے ہے ناتوانائی) خدا کی خاص رحمت ہے برائے تشنگاں لائی	200
۱۱۸	(غم و عشرت، قدم بوسِ دلِ تسلیم آئیں ہے) زباں پر ہے حضوری کی دعا آمین و آمیں ہے	201
۱۱۹	(محوِ آرامیدگی، سامانِ بےتابی کرے) دوریِ شہرِ مدینہ دل میں بےتابی کرے	203
۱۲۰	(اے خوشا! وقتے کہ ساقی یک خمستاں وا کرے) ڈوب کر عشقِ نبیؐ میں گیت جب گایا کرے	204
۱۲۱	(چاک کی خواہش اگر وحشت، بہ عریانی کرے) حبِ احمدؐ جب حریمِ دل میں تابانی کرے	206
۱۲۲	(بہ نقصِ ظاہری رنگِ کمالِ طبع پنہاں ہے/ تمام اجزائے عالم صیدِ دامِ چشمِ گریاں ہے/ ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرض یک افغاں ہے) دعا کے خیر مقدم کا سبب یہ چشمِ گریاں ہے	208
۱۲۳	(تغافل مشربی سے، ناتمامی بس کہ پیدا ہے/ اثر سوزِ محبت کا، قیامت بےمحابا ہے/ یہ بزمِ مے پرستی، حسرتِ تکلیف بےجا ہے) بیانِ مدّعا پیشِ نبیؐ توقیر رکھتا ہے	210
۱۲۴	(بہرِ پروردن سراسر لطف گستر، سایہ ہے) دیدۂ تر میں تصوّر آج کس کا آیا ہے	212
۱۲۵	(وہ نہا کر آبِ گل سے سایۂ گل کے تلے) قلب جاری ہو تو رہنا کیوں تعقّل کے تلے	213
۱۲۶	(جوہر آئینہ ساں، مژگاں بہ دل آسودہ ہے) فیضِ نعتِ مصطفےؐ سے دل مرا آسودہ ہے	214

۱۲۷	(بہارِ تعزیت آبادِ عشق، ماتم ہے) وفورِ موجِ کرم بہرِ چشمِ پرنم ہے	215
۱۲۸	(عذارِ یار، نظر بندِ چشمِ گریاں ہے) مرے نبیؐ کی نگاہِ کرم کی برہاں ہے	217
۱۲۹	(شفق، بہ دعویٔ عاشق گواہِ رنگیں ہے) دیارِ حبِّ نبیؐ کا عجیب آئیں ہے	219
۱۳۰	(روتا ہوں بس کہ در ہوسِ آرمیدگی) مہجوریٔ مدینہ میں یہ دل تپیدگی	221
۱۳۱	(عاشق، نقابِ جلوۂ جانانہ چاہیے) تشنہ لبی کو ساغر و مینا نہ چاہیے	222
۱۳۲	(یوں، بعدِ ضبطِ اشک، پھروں گرد یار کے) قربان جائیں بخششِ پروردگار کے	223
۱۳۳	(بہ فکرِ حیرتِ رم، آئنہ پروازِ زانو ہے) تخیّل مدح خو میرا قلم وصّافِ مہ رو ہے	225
۱۳۴	(بہ دست آوردنِ دل گوہرِ دریائے شاہی ہے) محمدِ مصطفےٰؐ کی دو جہاں میں بادشاہی ہے	226
۱۳۵	(نہ چھوڑو محفلِ عشرت میں جا، اے مے کشاں، خالی) پڑھیں نہ گر درود انؐ پر تو رہتا ہے بیاں خالی	227
۱۳۶	(ہوا جب حسن کم، خط بر عذارِ سادہ آتا ہے) نبیؐ کے شہر میں جب عاشقِ دلدادہ آتا ہے	228
۱۳۷	(نگاہِ ناز نے جب عرضِ تکلیفِ شرارت کی) بصیرت دل کی ہے یہ اور قوّت ہے بصارت کی	230

۱۳۸	(خدایا دل کہاں تک دن بہ صد رنج و تعب کاٹے) محبِّ مصطفیٰؐ یوں زندگی کے روز و شب کاٹے	232
۱۳۹	(تماشائے جہاں مفتِ نظر ہے) رسولِ پاکؐ کی جو رہ گزر ہے	234
۱۴۰	(بس کہ زیرِ خاک با آبِ طراوت راہ ہے) قطعہ دل چلے طیبہ کی جانب تو یہ سیدھی راہ ہے	235
۱۴۱	(بس کہ چشم از انتظارِ خوش خطاں بے نور ہے) الفتِ آقاؐ کا جس دل میں چمکتا نور ہے	236
۱۴۲	(سوختگاں کی خاک میں ریزشِ نقشِ داغ ہے) رشکِ جبینِ ماہتاب ماتھے کا یہ چراغ ہے	138
۱۴۳	(سمجھاؤ اسے، یہ وضع چھوڑے) نعت انسان بقا کی جانب موڑے	240

❖......❖......❖......❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

زِ ابرِ رحمتِ حق کشتِ جاں سیراب ہو جاوے
کبھی شرمندۂ تعبیر یہ بھی خواب ہو جاوے
کہیں بیدار کر کے نیند سے آقاؐ مجھے طاہرؔ
ابھی ''تغلیبِ مدحت'' کا مکمل باب ہو جاوے!

الحمدللہ غالبؔ کی شعری زمینوں میں لکھی گئی دوسری نعتیہ تصنیف ''تغلیبِ مدحت'' کے عنوان سے منصّہ شہود پر آ گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمِ رحمت کا صدقہ ہے کہ اس محبت نامے کی تکمیل کی توفیق میرے نصیب میں ہوئی۔ اس نعتیہ مجموعے میں غالبؔ کے کلام کی ان شعری زمینوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اس نے ۱۸۱۶ء میں تخلیق کیں۔ غالبؔ کا یہ کلام تاریخی ترتیب کے ساتھ ''دیوان غالب کامل'' مرتبہ کالی داس گپتا رضاؔ میں درج ہے۔ چونکہ ۱۸۱۶ء میں غالبؔ کی شعری تخلیقات کی فہرست بہت طویل ہے اس لیے غزل :

''یاں اشک جدا گرم ہے، اور آہ جدا گرم''

تک کی شعری زمینوں کو ''مغلوبِ مدحت'' میں شامل کیا گیا اور:

''بس کہ ہیں بدمست بشکن بشکنِ مے خانہ ہم''

سے اس سال کی آخری غزل:

''سمجھاؤ اسے، یہ وضع چھوڑے''

تک کی شعری زمینوں پر لکھی گئی نعتوں کو زیرِ نظر کتاب ''تغلیبِ مدحت'' میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ایک حمد، بارہ قطعات اور ایک سو اکیس (۱۲۱) نعتیں تخلیق کی گئی ہیں۔ نعتیہ قطعات کی تخلیق کا سبب غالبؔ کی غزلوں کی وہ ردیفیں ہیں جو نعت نگاری کے لیے غیر موزوں تھیں۔ مثلاً مَلتے ہیں، جنگیدن، ناخواندہ باقی ہے، منع ہے، کشتہ ہے

وغیرہ۔

۱۸۱۶ء مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ کی شاعری کا وہ دور ہے جب شعرا کی شاعری کا معیار مشکل پسندی ہوتا تھا۔اس دور میں غالبؔ بھی منفرد زمین، مشکل ردیف وقافیہ اور دقت آمیز تراکیب کی تلاش میں سرگرداں رہتا تھا۔بیدلؔ کی ریختہ گوئی غالبؔ کو دل و جان سے عزیز تھی جو بذاتِ خود دقت پسند تھا۔اس دور کی غزلیں تازہ، شگفتہ اور رواں نہ ہونے کے سبب ان کی زمینوں میں نعتیں کہنا اگرچہ دشوار محسوس ہوا لیکن سرکارِ دوعالم کی مشکل کشائی اور کرم فرمائی سے عقدے وا ہوتے گئے اور نعت گوئی سہل سے سہل تر ہوتی چلی گئی۔غالبؔ نے بسا اوقات ایک ہی زمین میں دو دو تین تین غزلیں بھی کہی ہیں۔ایسی غزلوں کی زمینیں مشترک ہونے کی بنا پر ان میں ایک ایک نعت ہی کہی گئی ہے۔غالبؔ کی کچھ غزلوں میں کچھ مصرعے ایسے بھی دریافت ہوئے جو یقیناً نعت میں شمار ہوتے ہیں:

"ہم ایک میکدہ دجلہ کے پار رکھتے ہیں"
"یعنی ہیں ماندہ ازاں سو و ازیں سو راندہ"
"نمِ دامانِ عصیاں ہے، طراوت موجِ کوثر کی"
"بے ولائے ساقیِ کوثر کشیدن منع ہے"

اس طرح کے مصرعے جب نعتیہ اشعار میں ڈھلے تو دل سے غالبؔ کے لیے دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ شفیع المذنبین کے صدقے اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

"تغلیبِ مدحت" شہِ خوباں ہوئی رقم
طاہرؔ کی روح خرّم و شاداب ہو گئی

طالبِ دعا

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

توقیرِ مدحت

کرم راحت فزائے خاطرِ احباب ہو جائے
چلو ذکرِ جمالِ مہرِ عالم تاب ہو جائے

کچھ اس ندرت سے طاہؔر نے ہے کی مدحِ شہِؐ خوباں
کہ جس کے سننے کو گوشِ فلک بے تاب ہو جائے

عجب تصنیف ہے ''تغلیبِ مدحت'' فکرِ طاہؔر کی
شعاعِ جلوہ جس کی روکشِ مہتاب ہو جائے

جب آئے سامنے ''تغلیبِ مدحت'' چشمِ عاشق کے
خوشی سے کھل اٹھے جاں اور دل شاداب ہو جائے

معانی اس کے جب نکتہ وروں کے قلب میں اتریں
تو عشقِ مصطفٰےؐ کا ان پہ وا شہباب ہو جائے

پڑھیں ذوق وادب کے ساتھ جب ہم حرف حرف اس کا
زِ بارانِ مسرّت کشتِ جاں سیراب جائے

ہے امکانِ علاجِ اختلاجِ قلب بھی اس سے
مریضِ دل پڑھے اس کو تو صحّت یاب ہو جائے

کرے جونہی مکمل ایک مدحت خامۂ طاہرؔ
رقم کرنے کو اک تازہ ثنا بے تاب ہو جائے

ثنا اس نے کہی غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں
عطا کاوش کو اس کی، دولتِ ایجاب ہو جائے

مبارک ہو اسے خوابِ حضوری، ہے دعا میری
نبیؐ کی نعت کے صدقے یہ پورا خواب ہو جائے

لگے ''تغلیبِ مدحت'' ہاتھ جب تو یوں لگے ارشدؔ
میسّر جوہری کو جوں درِ نایاب ہو جائے

حکیم ارشد محمود ارشدؔ

دستِ کرم

جو ''تغلیبِ مدحت'' کو ہم دیکھتے ہیں
رواں مدحتوں میں قلم دیکھتے ہیں

ہم ان کو کرم در کرم دیکھتے ہیں
نبیؐ کا جو بابِ حرم دیکھتے ہیں

ثنائے نبیؐ جب بھی کرتے ہو طاہرؔ
سدا آپ کی آنکھ نم دیکھتے ہیں

ملی ہے جنھیں نعت گوئی کی نعمت
سدا ان پہ دستِ کرم دیکھتے ہیں

عجب کیفیت سے ہو سرشار رہتے
ترے سر کو اس در پہ خم دیکھتے ہیں

عطا نعت گوئی کا جوہر ہوا ہے
خدا کے کرم کو بہم دیکھتے ہیں

جبیں انؐ کے نقشِ قدم پر ہیں رکھتے
''جہاں انؐ کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں''

جو محوِ ثنائے محمدؐ ہیں رہتے
بعید ان سے دنیا کے غم دیکھتے ہیں

ہمیں رشک آتا ہے طاہؔر پہ سرورؔ
نبیؐ کا جو طاہر حرم دیکھتے ہیں

محمد سرورؔ قمرؔ

تنویرِ نعت

ہر طرف ہے نور پھیلا نعت کی تنویر کا
ہے ثنا اظہار انؐ کے لطفِ عالمگیر کا

مرحبا طاہؔر تری ''تغلیبِ مدحت'' مرحبا
ہر سخن حامل ہے تیری خوبیِ تدبیر کا

جذبۂ حسانؓ سے سرشار ہے تیرا قلم
مظہرِ حبِ نبیؐ ہے ہر ورق تحریر کا

جا بجا قرطاس پر تحریر کی کاوش ہے خوب
جس طرح لوحِ جبیں پر نقش ہو تقدیر کا

خاندانِ حضرتِ صِدیق اکبرؓ سے ہے تو
ہے عقیدت مند بھی تو شبّرؓ و شبیرؓ کا

تو نے غالبؔ کی زمینوں میں لکھیں نعتیں کمال
معترف ہر لفظ طاہرؔ ہے تری توقیر کا

یوں نصیر اخترؔ بھی طاہرؔ کا ہوا ہے معتَقِدُ
معتَقِدُ غالبؔ ہوا تھا جس طرح سے میرؔ کا

نصیر احمد اخترؔ۔۔۔۔فیصل آباد

زمینِ غالبؔ

آج غالبؔ کی زمینیں گل بداماں ہو گئیں
عظمتوں میں رشکِ اورنگِ سلیماں ہو گئیں

آج ایوانِ سخن کی خوب صورت بزم میں
مدحتِ سرکارؐ کی شمعیں فروزاں ہو گئیں

طلعتِ ذکرِ نبیؐ سے فکر و فن کی وادیاں
صورتِ صبحِ درخشاں نور افشاں ہو گئیں

روزِ اوّل سے ابد تک نورِؐ حق کی تابشیں
شاہِؐ عالم کے غلاموں میں نمایاں ہو گئیں

نسخۂ ''تغلیبِ مدحت'' کی حسیں تخلیق سے
بندشیں الفاظ کی لعلِ بدخشاں ہو گئیں

مے کدوں میں مے کشوں کی مستیاں ، بے باکیاں
چشمِ فیضِ ساقیِؐ کوثر پہ قرباں ہو گئیں

آتشِ گل ، شدتِ غم ، جوئے خوں کی حدتیں
کاوشِ طاؔہر سے نورِ علم و عرفاں ہو گئیں

محمد عرفان علی۔۔۔۔جڑانوالہ

ارفع و اعلیٰ

تیری ہے ذات ارفع و اعلیٰ کہیں جسے
''ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے''

رضوانِ خلد! تجھ کو ہے معلوم تو بتا
باغِ جناں وہ، وادیِ بطحا کہیں جسے

عالم میں ایک ذات ہے محبوبِ کبریاؐ
بے اختیار آقا و مولا کہیں جسے

''تغلیبِ مدحت'' شہِؐ والا پہ آفریں
صد اہتمامِ حسنِ تمنّا کہیں جسے

میری نمازِ شوق کو یا شاہِؐ دوسرا
دے عجز وہ کہ عجز کا سجدہ کہیں جسے

حسنِ وقار آپؐ کی ہستی ہے اور بس
اچھا وہی ہے آپؐ ہی اچھا کہیں جسے

مغلوبِ مدحِ مصطفےٰؐ مدحت نگار وہ
غالبؔ شناس طاہرِؔ یکتا کہیں جسے

طاہرؔ تمھاری نعت نگاری پہ مرحبا
تم ہو کہ حسنِ شاہؐ کا شیدا کہیں جسے

ذوقِ ثنائے شاہؐ سے شوکتؔ وہ لکھ کلام
فردِ عمل کا قیمتی ورثہ کہیں جسے

شوکتؔ جلال چشتی

اندازِ بیاں اور

غزلوں کی زباں اور ہے مدحت کی زباں اور
توصیفِ پیمبرؐ میں ہے طاہرؔ کا بیاں اور

غالبؔ پہ نظر آتا ہے غالِب مجھے طاہرؔ
نعتوں کے مضامین نے باندھا ہے سماں اور

سرکارِؐ دو عالم کی محبت میں مٹا ہے
پروردۂ اطہار ہے ، رکھتا ہے جہاں اور

کرتا ہے ثناؤں کی یہ اشکوں سے تلاوت
رہتا ہے حضوری میں سدا اشک فشاں اور

کہتا ہے قصیدہ بھی یہ غالبؔ کی زمیں میں
مدحت میں بھی رکھتا ہے طبیعت یہ رواں اور

محسن بھی معلّم بھی مربی بھی مرا ہے
اخلاص کا پیکر ہوا اس جیسا کہاں اور

طاہرؔ کو کروں یاد تو تسکین ہے ملتی
ملتا ہے تو آتی ہے مری جان میں جاں اور

سو دل ہوں نثار اس پہ میں سو جاں سے فدا ہوں
طاہرؔ کے لیے پیش ہوں خالدؔ دل و جاں اور

ڈاکٹر رانا خالد محمود
صدر ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن
ایجوکیشن بورڈ، فیصل آباد

شہکارِ مدحت

دل کو شاہِؐ دیں کا جلوہ چاہیے
جلوۂ شہکارِ مولا چاہیے

کر دکھایا جو وفورِ شوق سے
یوں سخن کا بول بالا چاہیے

روحِ غالبؔ کو ثنا خواں کر دیا
اب اُسے مدحت کا جلوہ چاہیے

بالیقیں ''تغلیبِ مدحت'' کے لیے
حضرتِ طاہرؔ کا لہجہ چاہیے

''چاہیے'' کہنے کے لائق لب کہاں
اس جسارت کا بھی یارا چاہیے

ہے حریمِ دل میں جب تصویرِ یار
دیکھنے کو اور اب کیا چاہیے

جالیوں کی نور پاشی دیکھ کر
آرزوں کو سنبھالا چاہیے

سانس میں صلِّ علیٰ دھم دھم کرے
دل کو سینے سے نکالا چاہیے

روزِ محشر بخششوں کی ذیل میں
نام راضیؔ کا پکارا چاہیے

ناصر حسین راضیؔ

عنایاتِ پیمبرؐ

بہ نوکِ کلکِ طاہرؔ مدحتِ شاہِؐ امم نکلے
غزل سے نعتِ سلطانِ جہاں میں ہو کے ضم نکلے

طفیلِ مدحتِ سرورؐ سبھی ارماں ہوئے پورے
مگر پیشِ عنایاتِ پیمبرؐ پھر بھی کم نکلے

زمینِ حضرتِ غالبؔ میں ہم پر نعت پھر اتری
جو سن کر نعت تیری محفلِ سرورؐ سے ہم نکلے

مبارک صد مبارک تجھ کو اس ''تغلیبِ مدحت'' پر
یہ کہ کر حلقہ ہائے چشم سے اشکوں کے یم نکلے

ترے اشعار کتنے خوب ہیں تقلیدِ غالبؔ میں
زباں سے تحفۂ صلِّ علیٰ اے محترم نکلے

ثنائے شاہِؐ بحر و بر الٰہی اس کے لب پر ہو
بھلے دن طاہرِ خوش بخت کا جس وقت دم نکلے

عقیدہ ہے یہ ازہرؔ کا کہ طاہرؔ پر عنایت ہے
یہ سب اشعار کب مولا ہیں جز تیرے کرم نکلے

محمد اویس ازہرؔ مدنی

حمد

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(خوش وحشتِ کہ عرضِ جنونِ فنا کروں)

ہرگز نہ جا کے غیر کے آگے صدا کروں
ربِّ علیٰ کے سامنے بس التجا کروں

میری خدا کے سامنے ہو بندگی قبول
جب میں کمالِ عجز سے سجدہ ادا کروں

بخشے جو استطاعتیں رزّاقِ کل جہاں
میں فرضِ حج ادا کروں، عمرہ ادا کروں

لہجے کو دے حلاوتیں اے ربِّ ذوالجلال!
میں بھی اذاں بلالؓ سی شیریں دیا کروں

توفیق دے اطاعتِ بے لوث کی مجھے
دن رات تیرے در پہ میں حاضر رہا کروں

آغاز حمد سے ہو دعا کا، یہ حکم ہے
پھر پیش میں وسیلۂ صلِّ علیٰ کروں

طاہرؔ! ملے جو زینتِ اعمال کا شعور
رب کی بجاہِ مصطفٰےؐ حمدیں پڑھا کروں

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ ہیں بدمست بشکن بشکنِ مے خانہ ہم)

مشعلِ نورِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم
آگ کے اندر بھی جا کر کچھ کریں پروا نہ ہم

ہادیِؐ کامل سے لے کر نورِ حق کی روشنی
دور کر دیں دل سے ظلمت کا ہر اک بت خانہ ہم

دل کی آنکھوں کی بصارت اور بصیرت کے لیے
خاکِ طیبہ کو بنا لیں سرمۂ زیبا نہ ہم!

دونوں ہاتھوں کی لکیروں میں ہیں مدحت کے خطوط
لائیں کیوں تحریر میں پھر قصۂ بیگانہ ہم

آنکھ میں ہیں جگمگاتے انؐ کی الفت کے چراغ
دیکھتے ہیں چشمِ نم سے جلوۂ جانانہ ہم

بالیقیں حبِ نبیؐ ہو گی ہماری دستگیر
زندگی کا جس گھڑی توڑیں گے زنداں خانہ ہم

ہیں رگِ جاں سے نمودِ حق کی کرنیں پھوٹتیں
عشقِ احمدؐ سے ہیں پاتے ہمتِ مردانہ ہم

حال و مستقبل ہے روشن، انؐ سے ماضی میں ضیا
انؐ کے احسانوں کا دیں گے کیا بھلا عوضانہ ہم

قوّتِ ایمان طاہرؔ ہے فقیری سے ملی
غیر کے آگے ہیں رکھتے جرأتِ رندانہ ہم

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جس دم کہ جادہ وار ہو تارِ نفس تمام)

گزرے نبیؐ کے شہر میں یہ عمرِ بس تمام
ہو رحمتوں کی موج نَفَس در نَفَس تمام

گر بس چلے تو آنکھوں سے اپنی لگاؤں میں
طیبہ کے ہیں عزیز مجھے خار و خس تمام

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(خوش وحشتے کہ عرض جنونِ فنا کروں)

قرآں کے حرف حرف سے انؐ کی ثنا کروں
مدحِ نبیؐ بہ لہجۂ وحیِ خدا کروں

دنیا میں ایک آپؐ کی ہستی ہے غمگسار
آقاؐ مَیں غم میں آپؐ سے بس التجا کروں

محبوبِؐ کردگار! ترے شہرِ نور کی
مقدور ہو تو بخت میں آب و ہوا کروں

ہوتا ہوں دل سے سجدۂ شبّیرؓ پر نثار
عشقِ نبیؐ میں جب بھی میں سجدہ ادا کروں

وہؐ صاحِبُ الجَمال ، وہؐ مقصودِ کائنات
طاہؔر میں انؐ کی دید کی ہر پل دعا کروں

❖......❖......❖......❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں)

جو ہم ہجرِ طیبہ میں غم دیکھتے ہیں
نبیؐ کو سراپا کرم دیکھتے ہیں

جو ہیں کشتۂ نورِ عشقِ محمدؐ
کھلا بابِ رحم و کرم دیکھتے ہیں

نبیؐ کی محبت میں نعتیں سُناتے
خدا کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں

بھلے ہیں نبیؐ کی محبت میں وہ بھی
ستم ہائے فرقت جو ہم دیکھتے ہیں

درخشاں درخشاں نمودِ سحر میں
انھیںؐ نور و رحمت شیم دیکھتے ہیں

وسیلے سے انؐ کے، انھیؐ کی عطا سے
دو عالم میں اپنا بھرم دیکھتے ہیں

ثنائے محمدؐ کو تصنیف کرتے
محبت میں ڈوبا قلم دیکھتے ہیں

شب و روز طاہرؔ فرشتے بھی تجھ کو
سدا نعت کرتے رقم دیکھتے ہیں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں)

ملتی ہیں جہاں درد کے ماروں کو پناہیں
اُس شہرِ کرم بار کی خواہاں ہیں نگاہیں

اے بادِ صبا انؐ کو بتا حال ہمارا
پہنچا دے خدا را مرے آقاؐ کو یہ آہیں

میں سوختہ جاں اذنِ حضوری کا ہوں طالب
کھل جائیں مقدّر مرے سرکارؐ جو چاہیں

ذلّت کے نشاں اپنی جبیں سے ہیں مٹاتے
رکھ کر درِ سرکارؐ پہ ہم اپنی کلاہیں

ہو بس میں تو ان راہوں میں آنکھوں کو بچھا دوں
جاتی ہیں مدینے کو جہاں بھر سے جو راہیں

کشکولِ تمنّا ہیں بنے ہاتھ یہ میرے
پھیلی ہیں سوئے شہرِ مدینہ مری بانہیں

ہوں انؐ کی ثنائیں بھی درودوں سے منوّر
یوں عہدِ وفا ہم شہِؐ خوباں سے نباہیں

روضے پہ حضوری کی تمنا لیے طاہرؔ
آتی ہیں شب و روز فرشتوں کی سپاہیں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(جس جا کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں)

کونین میں حضورؐ کا جلوہ کہاں نہیں
اس سے تہی زمین نہیں آسماں نہیں

گر ہم فدا کریں نہ محمدؐ پہ جان و دل
ہستی ہماری عشق کی پھر ترجماں نہیں

انؐ کے بغیر دین نہ دنیا نہ آخرت
کلمہ ہے ناتمام ، مکمل اذاں نہیں

جس کی رہِ مراد کی منزل حضورؐ ہیں
اس کے لیے تو کوئی بھی مشکل گراں نہیں

نامِ حضورؐ لے کے جو اٹھیں گے حشر میں
محشر کا دن بھی ان کے لیے امتحاں نہیں

احمد رضاؒ کی شوکتِ گفتار دیکھیے
اہلِ زباں کے پاس بھی ایسی زباں نہیں

طیبہ کے باسیوں کو ہے جیسی اماں نصیب
سارے جہاں میں ایسی کہیں بھی اماں نہیں

خواہش نہیں بہشت کی طیبہ کو چھوڑ کر
شہرِ نبیؐ سے بڑھ کے تو باغِ جناں نہیں

اسرا کی رات دیتی ہے تحریک عشق کو
اب عاشقوں کی آنکھ سے کچھ بھی نہاں نہیں

قرباں جو مصطفیٰؐ پہ ہوئے پا گئے دوام
ہاں! منکرین کا کوئی نام و نشاں نہیں

اس بارگاہِ ناز میں سجدے ہیں بے شمار
طیبہ میں جا کے دیکھیے سجدہ کہاں نہیں

ہر وقت انؐ کی نعت سے طاہرؔ ہمیں ہے کام
جاتا کہیں بھی اور ہمارا دھیاں نہیں

❖......❖......❖......❖

۱۔ (جس جا کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں)

۲۔ (ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں)

دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(مرگِ شیریں ہوگئی تھی کوہکن کی فکر میں)

کلکِ طاہرؔ ہے ثناؤں کی پھبن کی فکر میں
ہر گھڑی آرائش و حسنِ سخن کی فکر میں

ہو اگر اترن پیمبرؐ کا مقدّر میں مرے
کیا ضرورت ہے رہوں پھر میں کفن کی فکر میں

عندلیبِ گلشنِ شہرِ نبیؐ ہوں شکر ہے
میں نہیں ہرگز کسی دیگر چمن کی فکر میں

آشنائی آپؐ کی مدحت کی صورت ہے ڈھلی
کیوں رہے اسلوب میرا اب بھی فن کی فکر میں

روشنی دے بختِ تیرہ کو جو میرے اے کریمؐ
روز و شب رہتا ہوں اس نوری کرن کی فکر میں

مدّعا معراج ہے، ہوں جلوتیں یا خلوتیں
ہر گھڑی ہیں امّتی شاہِؐ زمن کی فکر میں

انؐ کے دم سے ہیں بہاریں، وہ تو ہیں جانِ چمن
نکہتِ گل کیوں رہے مشکِ ختن کی فکر میں

جس کو بھی پرواز کے پر عشقِ احمدؐ سے لگے
وہ کبھی رہتا نہیں کوہ و دمن کی فکر میں

جو ہمارا ہاتھ طاہرؔ دے نبیؐ کے ہاتھ میں
دست بوسی کے لیے ہوں اس سجن کی فکر میں

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(ہے ترنّم آفریں، آرائشِ بے دادیاں)

روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریاد یاں
دل درودوں سے سدا کرتے رہو آباد یاں

دستگیرِ بے کساں ہے آپؐ کی ذاتِ کریم
اس یقیں سے بے کسی کی سب نے کی فریاد یاں

ہے ہمہ دم آپؐ کا بابِ عطا سب پر کھلا
آپؐ کے لطف وکرم سے سب کا ہے دل شاد یاں

یہ مدینہ ہے یہاں تہذیب کی دیں کیا مثال
آپؐ کے اصحابؓ جیسے اب بھی ہیں آباد یاں

طاہرؔ ان کے آستاں سے مل رہی ہے سب کو بھیک
خاکی و نوری ہیں آتے بہرِ استمداد یاں

❖......❖......❖......❖

نوٹ: مشترک زمین کے سبب یہ نعت ''غلاّبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(اے نوا ساز ِتماشا، سر بہ کف جلتا ہوں میں)

کربلا میں دیکھ کر آلِ محمدؐ سے جفا
''یک طرف جلتا ہے دل اور یک طرف جلتا ہوں میں''

مجھ کو کرتی ہے شرر آمیختہ خیموں کی آگ
''اے نوا سازِ تماشا ، سر بکف جلتا ہوں میں''

ذکرِ نورِ مصطفےٰؐ ہے روشنی ہی روشنی
مشعلِ حسنِ ثنا ہوں صف بہ صف جلتا ہوں میں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں)

نبیؐ کے عشق میں دل بے قرار رکھتے ہیں
ہیں خوش نصیب جو آقاؐ سے پیار رکھتے ہیں

کرم ہے ساقیِؐ کوثر کا ہر گھڑی ہم پر
''ہم ایک میکدہ دجلہ کے پار رکھتے ہیں''

کسی کے سامنے جھکتے نہیں غلام انؐ کے
''فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں''

ہوائے شہرِ مدینہ ہمیں بلاتی ہے
خوشا! کہ جادہ سوئے کوئے یار رکھتے ہیں

کرم حضورؐ کا مشکل میں ساتھ دیتا ہے
انھیؐ کے فیض پہ ہم انحصار رکھتے ہیں

درودِ پاک سے روشن ہے شب کدہ اپنا
ہم اپنے بخت میں صبحِ بہار رکھتے ہیں

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(تن بہ بندِ ہوسِ درندادہ رکھتے ہیں)

درِ نبیؐ سے رجا ہم زیادہ رکھتے ہیں
ہم اپنے دامنِ دل کو کشادہ رکھتے ہیں

پلٹ کے آتے ہیں ہر بار جب مدینے سے
وہیں پہ جانے کا ہر دم ارادہ رکھتے ہیں

ورودِ خلد بریں کی دعا لبوں پر ہے
پہ دل میں طیبہ کی مٹی کا مادہ رکھتے ہیں

تکلّفات میں پڑتے نہیں فقیر انؐ کے
غذا بھی نانِ جویں جیسی سادہ رکھتے ہیں

اثر کرے گی نہ رنگینیِ جہاں ہم پر
ہم عشقِ شاہِؐ زمن کا لبادہ رکھتے ہیں

نبیؐ کی یاد میں ہم منہمک رہیں ہر دم
''دلے زِ کارِ جہاں اوفتادہ رکھتے ہیں''

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ عقلت عطرِ گل، ہم آگہی مخمور، مَلتے ہیں)

قفس میں ہجر کے ہیں قید جو عشاق آقاؐ کے
کفِ بے تاب سے وہ سینۂ رنجور مَلتے ہیں

بروزِ حشر محرومی پہ اپنی دیکھنا طاہرؔ
کہ دشمن شُومیِ قسمت پہ چشمِ کُور مَلتے ہیں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(سرشک آشفتہ سر تھا قطرہ زن مژگاں کے جانے میں)

درود و نعت کے اذکار ہیں جس آشیانے میں
بدل دیتا ہے انؐ کا فیض اس کو آستانے میں

حضوری کی طوالت کے لیے جو پیش کرتے ہیں
شگفتہ کیف ہوتا ہے نہاں ایسے بہانے میں

محبّت شاہِؐ عالم کی لیے جاتی ہے طیبہ کو
''پرِ پروازِ زلفِ ناز ہے ہد ہد کے شانے میں''

ہے نورِ سرورِ کونینؐ سے روشن وطن میرا
خدا کے نور کا پرتو ہے اک، قومی ترانے میں

کہوں گا آپؐ کو مشکل کشا میں آخری دم تک
رپٹ اغیار جا کے سو دفعہ لکھوائیں تھانے میں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(فزوں کی دوستوں نے حرصِ قاتل ذوقِ کشتن میں)

یہ دل کی کیفیت ہے نور کے جلووں کے دامن میں
کبھی ہے سبز گنبد پر کبھی جالی کے روزن میں

تصوّر میں نبیؐ کے پاک قدموں پر جبیں رکھی
کرن مہتاب کی اتری مرے باطن کے خرمن میں

جھڑی یادِ محمدؐ کی لگی آنکھوں میں کچھ ایسی
کہاں ہے ولولہ ایسا گھٹاؤں میں کہ ساون میں

مرے بچوں کے ہونٹوں پر ہیں کھلتی نعت کی کلیاں
عجب ماحول ہے حبِ نبیؐ سے میرے گلشن میں

ثنا کے آسماں پر کہکشائیں جگمگائی ہیں
ستارے لاکھ ہیں طاہرؔ ابھی وجداں کے مخزن میں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(خوں در جگر نہفتہ بہ زردی رمیدہ ہوں)

انؐ کا میں نعت گو ہوں کہ انؐ کا چنیدہ ہوں
ہر لمحہ آنحضورؐ سے مژدہ شنیدہ ہوں

مجھ کو حضورؐ اپنی غلامی کریں نصیب
میں در بدر کا مارا ہوں داماں دریدہ ہوں

محرومیِ حضوری سے آقاؐ عجب ہے حال
اذنِ حضوری دیجیے حسرت چشیدہ ہوں

حمّاد ہوں میں آپؐ کا اور آلِ پاک کا
سودائے عشقِ احمدِؐ مرسل رسیدہ ہوں

ہے آخرِ شب آپؐ کی توصیف ہی سے کام
تیرہ شبی سے دور ہوں، صبح دمیدہ ہوں

میری پناہِ شوق ہے طیبہ کی سرزمیں
خاکِ درِ رسولؐ سے قسمت کشیدہ ہوں

اسوہ کے جس میں رکھے ہیں گلہائے رنگا رنگ
طاؔہر میں انؐ کی نعت کا ایسا جریدہ ہوں

❖......❖......❖......❖

۱۔ (خوں در جگر نہفتہ بہ زردی رمیدہ ہوں)

۲۔ (سودائے عشق سے دمِ سردِ کشیدہ ہوں)

نوٹ: دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہوئی ہیں آب، شرمِ کوششِ بے جا سے، تدبیریں)

غلامانِ نبیؐ ہیں دینِ حق کی ایسی شمشیریں
اٹھیں تو کاٹ جاتی ہیں سبھی ظلمت کی زنجیریں

صداقت میں، عدالت میں، سخاوت میں، شجاعت میں
زمانہ دیکھتا حبِ رسالت کی ہے تاثیریں

مرے وجدان میں ہے آپؐ ہی کا روئے زیبائی
تخیّل میں مہکتی ہیں بہار آثار تحریریں

دلوں کے باغ رعنائی ہیں پاتے سبز گنبد سے
گلِ تر، نکہت و رنگِ بہار اس کی ہیں تفسیریں

شفیع المذنبیں کی مہربانی ہے سبھی ورنہ
معافی کے کہاں قابل ہیں طاہر اپنی تقصیریں

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بے دماغی حیلہ جوئے ترکِ تنہائی نہیں)

جب تلک حبِ رسالت دل میں در آئی نہیں
ہو سکی ایماں کی دل میں جلوہ فرمائی نہیں

آپؐ کی توصیف شامل ہے مرے ایمان میں
دل کے جذبوں کی نمو بس خامہ فرسائی نہیں

دو سرا میں خاصۂ خاصانِ خوباں آپؐ ہیں
گر ہو امکانِ دوئی تو شانِ یکتائی نہیں

یا رسولؐ اللّٰہ کا نعرہ نہ گونجا جب تلک
محفلِ اذکار اپنے اوج پر آئی نہیں

ذوق کی تسکین ہو نہ پائے گی طاہرؔ کبھی
گر ثنائے مصطفیٰؐ سے بزم گرمائی نہیں

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ظاہرا سرپنجۂ افتادگاں گیرا نہیں)

تب تلک مقبول ہوتا ایک بھی سجدہ نہیں
جب تلک سرکارؐ کا ماتھے پہ نقشِ پا نہیں

کیا دریدہ دامنی کو آپؐ کے آگے کروں
کیا بتاؤں حال میرا مانگنے والا نہیں

پنجتن ہیں تاج سر کا چار دل کے خانے ہیں
ایک اِن سے گر نکالیں آٹھ کا ہندسہ نہیں(ا)

ابرہہ کا واقعہ تھا آپؐ کے آنے سے قبل
پھر بھی خالق پوچھتا ہے ''تُو نے کیا دیکھا نہیں؟''

زندگی شہرِ نبیؐ میں رہ گئی طاہرؔ مری
دیکھنے کو جی رہا ہوں میں مگر زندہ نہیں

ا۔ حضرت علیؓ پنجتن اور چار خلفائے راشدین میں مشترک ہیں۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ضبط سے مطلب، بہ جز وارستگی، دیگر نہیں)

تشنگاں کے واسطے گو اور کوئی در نہیں
''تابِ عرضِ تشنگی، اے ساقیِؐ کوثر نہیں''

جملہ شاہانِ جہاں ہیں آپؐ کے در کے گدا
آپؐ کے عاشق کا دنیا میں کوئی ہمسر نہیں

ذرّہ جس کو نسبتِ سرکارؐ حاصل ہو گئی
مہرِ عالم تاب سے وہ ذرّہ بھر کمتر نہیں

اشک پلکوں پر جو آیا انؐ کا روضہ دیکھ کر
مثل اس کی جوہری کے پاس بھی گوہر نہیں

خاکساری مجھ کو عشقِ مصطفےؐ نے بخش دی
''عاجزی سے ، طاہرا ، رتبہ کوئی برتر نہیں''

انؐ کی اپنوں پر تو رحمت خاص ہے طاہرؔ سدا
سایۂ رحمت سے لیکن غیر بھی باہر نہیں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ضمانِ جادہ رویاندن ہے خطِّ جامِ مے نوشاں)

غلاموں کی خبر رکھیں، سنیں وہؐ آہِ خاموشاں
سحر پائیں شہِؐ خوباں سے جملہ شام آغوشاں

مٹاتا تشنگی ان کی ہے میخانہ مدینے کا
عطا ہے ساقیِؐ کوثر کی، وجہِ نازِ مے نوشاں

ثنا کا حق ادا کرنا اگرچہ غیر ممکن ہے
ہے جب تک دم میں دم میرے رہوں گا میں سدا کوشاں

نبیؐ کی ذات میں گم ہو کے کرتے ہیں ثنا گوئی
رسائی منزلِ حیرت کی پائیں تا کہ مدہوشاں

بریت جب مری ہو گی بروزِ حشر اے طاہرؔ
پڑھوں گا نعت آقاؐ کی بصد شکرِ خطا پوشاں

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہیں ہے بے سبب قطرے کو شکلِ گوہر افسردن)

فقیروں کے لیے انؐ کا کھلا ہے ہر گھڑی آنگن
سکینت سے مزیّن ہوتا ہے آ کر یہاں جیون

اندھیرے دور بھاگے آپؐ کے روشن حوالے سے
شبِ تیرہ ہوئی ہے آپؐ کے انوار سے روشن

چھلکتے ہیں مری آنکھوں سے انؐ کی یاد کے آنسو
ہے روشن آپؐ کے انوار سے ہر دم مرا گلشن

فراقِ شہرِ طیبہ میں دل افسردہ ہے، حیراں ہے
''گلے از شاخ دور افتادہ ہے نزدیکِ پژمردن''

نبیؐ کے شہر کا منگتا ہے طاہرؔ خوش نصیب ایسا
رہے الطافِ آقاؐ سے سدا اس کا بھرا دامن

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھیے مت چشمِ کم سے سوئے ضبط افسردگاں)

آپ ﷺ کی چشمِ کرم کے منتظر آزردگاں
آبِ کوثر کے لیے ہیں جمع جملہ تشنگاں

پا رہے ہیں گوہرِ مقصود عشّاقِ رسول ﷺ
''دیکھیے مت چشمِ کم سے سوئے ضبط افسردگاں''

گر نہیں ہے نذرِ حبِّ مصطفیٰ ﷺ، تو زندگی
''شوقِ مفتِ زندگی ہے، اے بہ غفلت مردگاں''

جدِ امجد رضی اللہ عنہ بھی مرے، سرکار ﷺ کے پہلو میں ہیں
سایۂ رحمت میں ہیں دیگر بھی میرے رفتگاں

ہالۂ انوارِ رحمت میں یقیناً آئیں گے
ہم بھی ہو جائیں گے اک دن شاملِ آسودگاں

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(سازشِ صلحِ بتاں میں ہے نہاں جنگیدن)

حیطۂ روضۂ اطہر میں ہے دل لرزیدن
گنگ لہجہ ہے مرا اور نفس دزدیدن

ہر سخن نعت کے امکان کرے ہے پیدا
''گرہِ غنچہ ہے سامانِ چمن بالیدن''

سائرِ عرشِ علیٰ کے جو قدم چومے ہیں
ہو کے مسرور ہیں انجم بہ سما رقصیدن

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(صاف ہے از بس کہ عکسِ گل سے، گل زارِ چمن)

آ گیا باغِ مدینہ میں جو سیّارِ چمن
اس کے لب پر پھر کبھی آیا نہ تذکارِ چمن

سبز گنبد کے نظارے ہیں گل و گلزار میں
اک زمانہ ہے تماشائی بہ بازارِ چمن

گلشنِ شہرِ مدینہ سے جب آتی ہے ہوا
گل کی صورت نرم تر ہوتا ہے ہر خارِ چمن

رحمتِ صلِّ علیٰ نے لب کشائی بخش دی
بلبلِ گلزارِ طیبہ ہے ثنا کارِ چمن

زائرِ شہرِ نبیؐ کے جو ہوئے زیبِ گلو
ہیں وہی گل باعثِ توقیر و تذکارِ چمن

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(منقار سے رکھتا ہوں بہم چاک قفس کو)

ہے حکمِ اِلٰہ صلِّ علیٰ دل کی جرس کو
تاکیدِ محبت ہے سدا تارِ نفس کو

سرکارؐ کے قدموں میں مری روح گرے گی
جس وقت کہ توڑے گی یہ قالب کے قفس کو

بے چارگیِ اہلِ فراقِ درِ اقدس
اے چشمِ کرم روک نہ دے نبض و نفس کو

صد رشکِ سکندر ہیں گدایانِ محمدؐ
معلوم یہ نکتہ ہے کہاں اہلِ ہوس کو

خواہش تھی یہ دل کی کہ رہوں پیشِ مواجہ
آنکھوں نے کہا چوم لوں گنبد کے کلس کو

رہنے دو پڑا آپؐ کے قدموں میں خدا را
کہتا میں رہا آپؐ کے روضے پہ عسس کو

طاہرؔ درِ سرکارؐ سے آگے کہاں جانا
منزل ہے یہی روک لے اس جاں کے فَرَس کو

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(اگر وہ آفتِ نظّارہ جلوہ گستر ہو)

اگر مواجہ مرے آگے جلوہ گستر ہو
نصیب میرا بھی صد رشکِ ماہ و اختر ہو

مٹے گا خوفِ قیامت نبیؐ کے آنے سے
اگرچہ سر پہ مرے آفتابِ محشر ہو

ہر ایک شعر ہی غنچے کھلائے مدحت کے
ہر اک ثنا مری مانندِ نقشِ مسطر ہو

''صدف کی ہے ترےؐ نقشِ قدم میں کیفیت
سرشکِ چشمِ اسدؔ کیوں نہ اس میں گوہر ہو''(۱)

رہ وفا میں قدم روکتے نہیں طاہرؔ
اگرچہ راہ میں بادِ سموم و صر ہو

۱۔ غالبؔ کی غزل کا شعر ہے جو نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے درد، سر بہ سجدۂ الفت فرو نہ ہو)

دل آپؐ کی ثنا میں اگر ایک سو نہ ہو
ہرگز زباں سے آقاؐ تری گفتگو نہ ہو

رحمت بھری ہوائیں نہ طیبہ سے گر چلیں
باغِ جناں میں تازگی و رنگ و بو نہ ہو

ہوتا نہیں زیارتِ آقاؐ کا اہتمام
اشکِ غمِ فراق سے جب تک وضو نہ ہو

گر ہو نہ دستِ ساقیِؐ کوثر کا لطفِ عام
مے خانۂ حیات میں جام و سبو نہ ہو

ہرگز نصیب ہو نہ انھیں ساحلِ مراد
آقاؐ کی، ڈوبتوں کو اگر جستجو نہ ہو

جب تک نہ ہو حضوریِ شہرِ نبیؐ نصیب
چاکِ فراقِ خلدِ مدینہ رفو نہ ہو

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(حسد سے دل اگر افسردہ ہے، گرمِ تماشا ہو)

مدینے کی حضوری میں جو سرگرمِ تمنّا ہو
تو جلووں کی فراوانی سے جوئے دل بھی دریا ہو

جبینوں سے ظہورِ بوسۂ خاک مدینہ ہو
محبت میں شہِؐ والا کی ایسا کوئی سجدہ ہو

سکونت میں بھی پاؤں آپؐ کے شہرِ مقدّس میں
مدینے میں سکینت زا میسّر کوئی گوشہ ہو

تمنّا ہے مری جب روح چھوڑے میرے قالب کو
مری آنکھوں کے آگے آپؐ کا سرکارؐ! روضہ ہو

رہوں انؐ کی زیارت سے مشرّف دونوں عالم میں
نظر کے سامنے طاہرؔ بس انؐ کا روئے زیبا ہو

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(مبادا! بے تکلّف فصل کا برگ ونوا گم ہو)

زمینِ طیبہ کے ذرّوں میں سورج کی ضیا گم ہو
فضائے لامکاں گم ہو فلک کی انتہا گم ہو

خدا را مجھ کو آقا ہالۂ اکرام میں لینا
میں آنکھیں موندلوں جس دم، مرے دل کی صدا گم ہو

عطائے سرورِؐ عالم متاعِ زندگانی ہے
انھیؐ کی مہربانی سے ہر اک رنج و بلا گم ہو

توہّم دور ہوں سارے مرے وسواس مٹ جائیں
ترا جلوہ نظر آئے مرا خوفِ قضا گم ہو

نبیؐ کے نور کے آگے مہِ کامل ہو شرمندہ
ستارے بھی ہوں نادم اور سورج کی ضیا گم ہو

ہو ایسی بارشِ انوار انؐ کے شہرِ اطہر میں
اسی میں ہر دعا گم ہو اسی میں مدّعا گم ہو

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(خشکیِ مے نے تلف کی مے کدے کی آبرو)

سبز گنبد کی بدولت ہیں جہاں کے رنگ و بو
گلشنِ ہستی اسی کے فیض سے ہے خوب رو

شہرِ طیبہ کے مکیں ہیں میہمانی میں عظیم
سیرتِ اطہر کی مظہر ان میں ہے ہر اک کی خو

سرورِ کونین کے در کا ہوں میں دریوزہ گر
ہیچ ہیں میری نگاہوں میں شہوں کے کاخ و کو

راستہ شہرِ مدینہ کا ملے گا بالیقیں
رو میں رہنا چاہیے بس راہوارِ جستجو

ہے لبِ گل پر تبسّم از طفیلِ مصطفےٰ
لطف سے انؐ کے ہے طاہرؔ گلستاں کی آبرو

❖......❖......❖......❖

نعت

فعلن فعولن فعلن فعولن
بحر: متقارب مربع اثلم سالم مضاعف
(اشکِ چکیدہ، رنگِ پریدہ)

پیشِ مواجہ سر ہے خمیدہ
بھر دیجے آقاؐ جھولی دریدہ

للہ مدد ہو تیرا ہے بندہ
''اشکِ چکیدہ، رنگِ پریدہ''

والیؐ امّت مجھ کو بچائیں
ہوں میں سراسر عصیاں گزیدہ

اذنِ حضوری مجھ کو عطا ہو
تسکین پائے قلبِ تپیدہ

حشر کا ڈر کیوں مجھ کو ہو طاہرؔ
فردِ عمل میں ہے یہ قصیدہ

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(خوشا! طوطیؔ و کنجِ آشیانہ)

محمدؐ کی عطا ہے خسروانہ
ہے ممنونِ کرم جس کا زمانہ

ہو کیوں نہ انؐ پہ شیدا ہر دو عالم
کہ جن کی ہر ادا ہے دلبرانہ

بجاہِ مصطفےٰؐ مجھ کو عطا ہو
مدینے میں الٰہی آب و دانہ

نہیں حاجت برآری ہی وہؐ کرتے
عطا کرتے ہیں رحمت کا خزانہ

پیمبرؐ کی شفیع المذنبینی
ہماری مغفرت کا ہے بہانہ

مرے آقاؐ ہیں جب ہمدرد میرے
کسی سے کیوں کہوں غم کا فسانہ

مرے بچے کریں جب نعت خوانی
ثنا سے گونج اٹھتا ہے گھرانہ

نبیؐ کی نعت پڑھتے پڑھتے طاہرؔ
طبیعت ہو گئی ہے شاعرانہ

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رفتار سے شیرازۂ اجزائے قلم باندھ)

مدحِ شہِؐ خوباں پئے اِنجاحِ عدم باندھ
اکسیرِ شفا باندھ اسے ردِ الم باندھ

رکھ اپنے تصوّر میں مدینے کی فضائیں
قرطاس پہ مضمونِ گلستانِ ارم باندھ

بے چین کیے دیتا ہے جب ہجرِ مدینہ
سرکارِؐ دو عالم سے تو امّیدِ کرم باندھ

سب روضۂ اطہر کی فصیلیں ہیں منوّر
پلکوں سے لگا آنکھ سے انوارِ حرم باندھ

نعلین کی تاثیر ترے دل میں بھی اترے
دستار میں سرکارؐ کا یوں نقشِ قدم باندھ

بخشش کے بہانے ہیں تجھے ڈھونڈتے طاہرؔ
دامن میں تو تقدیر کا ہر تیرِ ستم باندھ

❖......❖......❖......❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(خلق ہے صفحۂ عبرت سے سبق ناخواندہ)

علم کے شہر کا دروازہ نہیں جس پہ کھلا
میرے نزدیک تو وہ خواندہ بھی ہے ناخواندہ

انؐ کے در سے جو پھریں رب کے بھی دھتکارے ہیں
''یعنی ہیں ماندہ ازاں سو و ازیں سو راندہ''

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(بس کہ مے پیتے ہیں اربابِ فنا پوشیدہ)

میرے وجداں میں چھپا ہے سخنِ بالیدہ
نعت اجلائے گی میرا ہنرِ پوشیدہ

بڑھتا جاتا ہوں مگر پاسِ ادب نے ہے کیا
ہر قدم میرا سوئے بابِ کرم لغزیدہ

فردِ تقدیر سے ہر غم کو مٹایا یکسر
شاہِؐ کونین نے دیکھا جو مجھے نم دیدہ

اک طرف دل کہ عقیدت سے جھکا جاتا ہے
اک طرف آنکھ مواجہ پہ اٹھے دزدیدہ

بے قراری ہے اسے شہرِ مدینہ لائی
طاہرؔ آیا ہے سکوں میں یہ دلِ رنجیدہ

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئنہ)

جس میں بسا مدینہ مرا دل ہے آئنہ
''آئینہ بندِ خلوت و محفل ہے آئنہ''

انؐ کے حضور رکھتا ہے ہر کام ایک جانچ
حسنِ خلوص و عشق کی منزل ہے آئنہ

بخشی حضوریوں کی سعادت حضورؐ نے
انؐ کا کرم بہشت شمائل ہے آئنہ

اصحابؓ سے حضورؐ کی سیرت ہے یوں عیاں
اک دوسرے کے جیسے مقابل ہے آئنہ

ناری ازل کے روز تھا سمجھا جسے حقیر
طاہرؔ! نبیؐ کے عشق سے وہ گِل ہے آئنہ

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلان

بحر: رمل مثمن محذوف

(جوشِ دل ہے، مجھ سے حسنِ فطرتِ بیدل نہ پوچھ)

اے دماغِ نارسا! آہِ رسائے دل نہ پوچھ
پوچھ لذّت حاضری کی پر مری مشکل نہ پوچھ

حاصلِ حسنِ تمنّا ہے مجھے شہرِ رسولؐ
آپؐ کے قدموں میں ہے کیا نشّۂ منزل نہ پوچھ

پوچھ انؐ کے پاؤں میں گرنے میں کیسا اوج ہے
بابِ جبرائیلؑ سے کیسے ہوئے داخل، نہ پوچھ

پوچھ چھنتے نور کے احوال کیا جالی سے ہیں
دید کے عالم میں کیا تھی حالتِ بسمل نہ پوچھ

پوچھ ایڑی پر لگایا مصطفیٰؐ نے کب لعاب
زہر کب صدیقؓ کے تن سے ہوا زائل نہ پوچھ

پوچھ کتنی رحمتیں طاہرؔ پہ طیبہ میں ہوئیں
راستے میں تلخیاں تھیں کس قدر حائل نہ پوچھ

❖……❖……❖……❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جز دل، سراغِ درد بہ دل خفتگاں نہ پوچھ)

اعجازِ حسنِ روئے شہِؐ دو جہاں نہ پوچھ
حسن و جمالِ گیسوئے عنبر فشاں نہ پوچھ

جذبِ دروں کہ حالتِ آہ و فغاں نہ پوچھ
دل کی زباں سمجھ، مرا طرزِ بیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ کس قدر وہؐ ہوئے مجھ پہ مہرباں
حائل ہوئی تھیں راہ میں جو تلخیاں نہ پوچھ

مت پوچھ انؐ کے شہر میں کیسی تھی حاضری
تو نشّۂ حضوریِ باغِ جناں نہ پوچھ

کیفِ فضائے شہرِ مدینہ کی بات کر
تو واپسی پہ حالِ دلِ بے کساں نہ پوچھ

ہر دم درِ نبیؐ پہ حضوری کے منتظر
بہرِ سلام حسرتِ کرّوبیاں نہ پوچھ

یہ دیکھ نگہِ لطفِ رسولِؐ خدا ہوئی
کیسے ٹلا گناہ کا بارِ گراں نہ پوچھ

طاؔہر نبیؐ کا نور جو ہوتا نہ جلوہ ریز
ہونی تھی کیسی حالتِ کون و مکاں نہ پوچھ

❖......❖......❖......❖

نوٹ: مشترک زمین کے سبب یہ نعت ''غلاّبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ضبط سے، جو مردمک، اسپندا قامت گیر ہے)

دل مرا شہرِ مدینہ میں اقامت گیر ہے
زندگی کے خواب کی یہ کیا حسیں تعبیر ہے

کرتا ہوں بہرِ ثنا الفاظ کی صنعت گری
جذبۂ حبِ نبیؐ کی ہر سخن تصویر ہے

اِس کی کثرت نے مجھے ہے بخش دی خیرِ کثیر
مرحبا! صلِّ علیٰ کیا نسخۂ اکسیر ہے

جب سے اوصافِ محمدؐ ہیں مرے زیرِ قلم
مہرباں اس دن سے مجھ پر کاتبِ تقدیر ہے

دوریِ شہرِ مدینہ سے ہوں آقاؐ! مضطرب
صبح کرنا شام کا جوں لانا جوئے شیر ہے

کہکشائیں چاند تارے آپؐ کے سائل تمام
جلوۂ نورِ سحر میں آپؐ کی تنویر ہے

آپؐ کے لطف و کرم سے پائی ہے توفیقِ نعت
آپؐ کی مدحت سے طاہرؔ کو ملی توقیر ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کرے ہے رہرواں سے خضرِ راہِ عشق جلاّدی)

درودِ پاک سے ممکن ہوئی اس دل کی آبادی
غلامی سے نبیؐ کی ہے عطائے روحِ آزادی

چراغِ نسبتِ سرکارؐ سے ہیں جان و دل روشن
محبت کملی والے کی ابد تک ہے مری ہادی

زرہ اور ڈھال ہے عشق نبیؐ کی جب مجھے حاصل
بلا سے میری ہو دستِ عدو میں تیغ فولادی

دیے روشن زمیں پر ہیں مثالِ انجمِ گردوں
ہے عرسِ پاک میراںؒ کا، مرے داتاؒ کی ہے شادی

زباں کیسے کھلے گی گنگ لہجے سے تری طاہرؔ
جو آقاؐ نے کہا حاجت بتا اے میرے فریادی

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(یہ سرنوشت میں میری ہے اشک افشانی)

عطا سے انؐ کی ہے آنکھوں میں میری تابانی
انھیؐ کے نور کی عالم میں جلوہ سامانی

نبیؐ نے کوثر و تسنیم کے دیے مژدے
مٹائی تشنہ لبی، حشر کی پریشانی

عدو کی بات سے مطلق نہ وہ ہوئے بیزار
رکھی حضورؐ نے ہر پل ہے خندہ پیشانی

بتایا آپؐ نے اخلاق کس کو کہتے ہیں
بشر کو آپؐ نے بخشا شعورِ انسانی

خوشا! وہؐ عرش معلّٰی کے ایسے سائر ہیں
مہ و نجوم نے پائی ہے جن سے تابانی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے)

قدموں میں آنحضورؐ کے اک پل بٹھا مجھے
یارب! ملے حضوریِ اوجِ عطا مجھے

ذوقِ سخن کے مجھ سے قرینے تھے دور دور
لے آیا کس مقام پہ ذوقِ ثنا مجھے

آقاؐ! رسائی حرفِ تمنّا کو چاہیے
ایسا نہ ہو کہ غیر کہے نارسا مجھے

مردہ عروقِ ہستی کو جو دے نئی تپش
خوشبوئے لمسِ پائے نبیؐ دے صبا مجھے

پاتا ہے انؐ کی نعت سے عشقِ نبیؐ فروغ
دیتا ہے انؐ کا عشق ہی کیفِ ثنا مجھے

ملتا ہے ہر خیال کو ''اقرا'' سے نورِ فیض
وجدان کو عروج ہے غارِ حرا مجھے

طاؔہر اگر ہوں ضعف سے قدموں میں لغزشیں
حُبِ نبیؐ ہی بخشے سدا آسرا مجھے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہر رنگِ سوز، پردۂ یک ساز ہے مجھے)

یادش بخیر باپ کا انداز ہے مجھے
اس کی دعاؤں نے کیا ممتاز ہے مجھے

ہر اک میں ہے خلوص و محبت کی چاشنی
ہر نعت پر حضورؐ کی ہی ناز ہے مجھے

جلوہ نما ہے گنبدِ خضرا خیال میں
''عرضِ بہار جوہرِ پرواز ہے مجھے''

مجھ کو زبان دیتی ہیں جس کی سماعتیں
وہ بلبلِ مدینہ کی آواز ہے مجھے

طاہرؔ کو خامہ آپؐ کی نسبت سے ہے ملا
بخشا کلامِ نعت کا اعزاز ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کہوں کیا گرم جوشی مے کشی میں شعلہ رویاں کی)

جو شمع حبِ احمدؐ نے مرے دل میں فروزاں کی
نگارش آپؐ کی مدحت کی اس نے ہے نمایاں کی

مواجہ کے مناظر رو برو آنکھوں کے جب آئے
سرشکِ شکر میں حالت عجب تھی چشمِ حیراں کی

سکونت عارضی میں بھی سکینت دائمی بخشیں
حضوری میں یہی ہے التجا ہر اہلِ ایماں کی

سرِ محشر شفیع المذنبیں نے آبرو رکھ لی
گناہوں سے بھرے قالب، تر و تر میرے داماں کی

جو اعلیٰ تر خدا کے بعد طاہرؔ ہے دو عالم میں
ہمیشہ دل میں چاہت ہے اسی جانانِ جاناں کی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(جنوں، تہمت کشِ تسکیں نہ ہو، گر شادمانی کی)

عمل نے جس کے عشقِ مصطفےؐ کی ترجمانی کی
ملائک نے بھی اس کی قبر پر ہے گل فشانی کی

جمالِ آشنائی کے لیے طاہرؔ ضروری ہے
فقیری ، پارسائی اور توبہ نوجوانی کی

ظہورِ احمدِ مرسلؐ ہوا جب روئے عالم پر
نہایت ہو گئی ہر سو جہاں میں شادمانی کی

لبوں پر مہرِ خاموشی تھی پیشِ سرورِؐ عالم
دلِ مضطر کی اشکوں نے سراسر ترجمانی کی

قیامِ شہرِ طیبہ پر دلِ طاہرؔ یہ کہتا ہے
فزوں خلدِ بریں سے بھی ہے لذّت زندگانی کی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نکوہش ہے سزا فریادیِ بیدادِ دلبر کی)

نبیؐ کی آل سے نسبت ہے طاقت اس سخنور کی
مگر کلکِ سخن میں تاب ہے جبریلؑ کے پر کی

ملا ہے میکدہ طیبہ، کمالِ لطفِ ساقیؐ سے
"نمِ دامانِ عصیاں ہے، طراوت موجِ کوثر کی"

غلامِ سروَرِ کونین ہونا ہی غنیمت ہے
حضوری میں رہیں ہر پل، یہ باتیں ہیں مقدّر کی

رکھی اپنی جبینِ شوق جس نے انؐ کی چوکھٹ پر
اسی نے روح روشن کی، اسی نے جاں منوّر کی

قیامت سے ورا، طیبہ ہے میری روح کا مسکن
مجھے طاہرؔ پریشانی نہیں ہے کوئی محشر کی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(آنکھوں میں انتظار سے جاں پر شتاب ہے)

شہرِ نبیؐ کی خاک زرِ ماہتاب ہے
''ہر ایک ذرّہ غیرتِ صد آفتاب ہے''

ہے مدحتِ حضورؐ میں قرآن وہ کتاب
جس کا ہر اک ورق، ورقِ انتخاب ہے

اللہ کی رضا ہے مرا مقصدِ حیات
عشقِ رسولِ پاکؐ ہی اس کا نصاب ہے

آقاؐ! میں شرمسار ہوں اپنی خطاؤں پر
اشکِ ندامت آنکھ میں دل آب آب ہے

دل نے جو مانگی بارشِ الطاف آپؐ سے
کالی گھٹائیں آ گئیں، چھایا سحاب ہے

طاہرؔ پہ انؐ کا لطف و کرم بے حساب ہے
میدانِ مدح و نعت میں جو کامیاب ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(بے خود، زبس کہ خاطرِ بے تاب ہو گئی)

یادِ نبیؐ سے آنکھ جو پُر آب ہو گئی
''آنسو کی بوند گوہرِ نایاب ہو گئی''

فردوسِ قربتِ شہِؐ ابرار کے طفیل
رشکِ بہار قسمتِ اصحابؓ ہو گئی

ذکرِ جمالِ سیّدِؐ لولاک سے، بلند
کس درجہ شانِ منبر و محراب ہو گئی

ہو گی ضرور آپؐ کی تشریف آوری
جب آرزوئے دید رگِ خواب ہو گئی

آبِ کرم سے ابرِ عطائے حضورؐ کے
کھیتی مرے نصیب کی سیراب ہو گئی

''تغلیبِ مدحتِ'' شہِؐ خوباں ہوئی رقم
طاہؔر کی روح خرم و شاداب ہو گئی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے)

مری قسمت عطائے سیّدؐ والا کی حامل ہے
نبیؐ کے ذکر سے حق دارِ رحمت یہ مرا دل ہے

ہوئی آباد جو ذکرِ جمالِ شاہؐ خوباں سے
خدا کی بارگہ میں بس وہی مقبول محفل ہے

وہی منکر ہے دنیا میں رسولؐ اللہ کی عظمت کا
جو ہے ادراک سے عاری، جو روحِ دیں سے غافل ہے

بہارِ جاں فزا ہے کار فرما انؐ کی رحمت سے
گلابِ سرخ کی صورت کھلا یہ غنچۂ دل ہے

حضوری کا وسیلہ ہو کوئی پیدا مرے آقاؐ
دلِ طاہرؔ بہ ہجرِ شہرِ طیبہ مرغِ لبسمل ہے

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(جنوں رسوائی وارستگی، زنجیر بہتر ہے)

خطا کاروں کو بھی سرکارِ رحمتؐ نے نوازا ہے
مری سوچوں سے بھی بڑھ کر مری تقصیر بہتر ہے

درودِ پاک میں دل کی صدا کے ساتھ پڑھتا ہوں
"نفس، آئینہ دارِ آہِ بے تاثیر بہتر ہے"

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(مژہ، پہلوئے چشم، اے جلوۂ ادراک باقی ہے)

دلوں میں جب تلک حبِ شہِ ﷺ لولاک باقی ہے
خدا کی بارگہ میں قدرِ مشتِ خاک باقی ہے

رضا انؐ کی ہے نصب العین اپنی زندگانی کا
اسی مقصد کی رحمت سے نگاہِ پاک باقی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(خموشیوں میں، تماشا ادا، نکلتی ہے)

ہمیشہ دل سے یہی اک دعا نکلتی ہے
حضوریوں کا لیے مدّعا نکلتی ہے

پیام دیتی ہے خوشبوئے زلفِ آقاؐ کا
نبیؐ کے شہر سے جس رخ صبا نکلتی ہے

ستم ہزار کرے کوئی میرے آقاؐ پر
دہن سے انؐ کے کہاں بد دعا نکلتی ہے

خدا کے بعد ہے انؐ کی عظیم تر ہستی
سخن سخن سے مرے یہ صدا نکلتی ہے

میں زیرِ سایۂ لطفِ نبیؐ رہوں طاہرؔ
دعا لبوں سے مرے بارہا نکلتی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(زبس کہ مشقِ تماشا، جنوں علامت ہے)

مری نگاہ میں ہستی وہی سلامت ہے
کہ جس کا ربط مدینے سے تا قیامت ہے

تو نورِ عین ہے حق الیقین کی حد تک
اساس اس کی بڑی معتبر روایت ہے

ترےؐ شہود کا باعث ہے خالقِ کونین
ظہورِ ذات کا باعث ترئؐ رسالت ہے

فدا ہو آپؐ پہ مال و زر و متاعِ حیات
یہ جان بھی تو شہاؐ! آپؐ کی امانت ہے

حضورؐ! آپ کی چشمِ کرم کا ہے طالب
گناہ گار ہے طاہرؔ بڑی ندامت ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(تر جبیں رکھتی ہے شرمِ قطرہ سامانی مجھے)

باعثِ اعزاز ہے یہ داغِ پیشانی مجھے
خاکِ طیبہ سے ملا یہ حسنِ تابانی مجھے

کامل ایماں تب ہے جب ہوں آپؐ جاں سے بھی عزیز
آیۂ قرآں بتائے رمزِ ایمانی مجھے

ہیں ہمہ اوصاف کے حامل جب آقاؐ تو، بھلا
کیوں کرے مائل جمالِ ماہِ کنعانی مجھے

مدحتِ سرکارؐ ہو تو ہر سخن پہ جاں نثار
ہر ورق ورنہ فقط ہے صفحہ گردانی مجھے

تیرہ بختی کا ذرا بھی خوف ہو طاہرؔ تو کیوں
یادِ شاہؐ دوسرا ہے شمعِ نورانی مجھے

❖……❖……❖……❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(باعثِ واماندگی ہے عمرِ فرصت جُو مجھے)

منظرِ شہرِ نبیؐ آئے نظر ہر سو مجھے
جس کی خاکِ پاک ہے ہر درد کا دارو مجھے

آ رہا ہے لے کے قاصد رہ میں پیغامِ طلب
دے دلاسہ دم بدم ہر قطرۂ آنسو مجھے

فتنۂ محشر میں بخشش کے لیے درکار ہے
سیّدِؐ کونین کی اک جنبشِ ابرو مجھے

اے خدا! جب جب ترے محبوب کی مدحت کہی
''ہم سخن آیا نظر، فکرِ سخن میں تو مجھے''

خوب سے بھی خوب تر کی جستجو رکھتا ہوں میں
انؐ کی رحمت سے ملی ہے کیا ہی اچھی خو مجھے

میرے دل میں ہے بسی انؐ کے پسینے کی مہک
کر نہیں سکتی کبھی مائل گلوں کی بُو مجھے

مجھ کو طاہرؔ ہو نئی تحریک حمد و نعت کی
قمریوں کی دے سنائی جب کبھی ہو ہو مجھے

❖……❖……❖……❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور

(یاد ہے، شادی میں بھی، ہنگامۂ یارب، مجھے)

نعت کہنے کا سلیقہ کر عطا یا رب مجھے
کھول ہر گرہِ سخن ، دے معنی و مطلب مجھے

وہ زباں دے جس کی ہو تاثیر جان و روح تک
لحن دے مدحت سرائی کا ، عطا کر لب مجھے

ظاہری اسباب پیدا کر طفیلِ مصطفےؐ
شہرِ طیبہ کے خدایا! بخش روز و شب مجھے

ہے سوالی آبدیدہ آنکھ، دل ہے بے قرار
یا نبیؐ اب بخش دیں دیدار کا مشرب مجھے

کیا کہاں کیسے تھی مجھ پر آپؐ کی ہر ہر عطا
سلسلے از بر حضوری کے ہیں سب کے سب مجھے

دیکھ کر چشمِ تصوّر سے درِ سرکارؐ کو
پوچھ طاہرؔ آپؐ بھیجیں گے بلاوا کب مجھے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(کاوشِ درزدِ حنا پوشیدہ افسوں ہے مجھے)

نعت کہنے ہی کی خواہش روز افزوں ہے مجھے
فطرتاً بھی ہوں میں طاہرؔ نعت موزوں ہے مجھے

کہکشائیں اور ستارے آپؐ کی ہیں گردِ راہ
آپؐ کے قدموں میں دِکھتا اوجِ گردوں ہے مجھے

جس سے روکا حضرتِ آدمؑ کو حق نے خلد میں
آپؐ کے فیضان سے ملتا وہ گیہوں ہے مجھے

ہے رسائی کوثر و تسنیم تک انؐ کے طفیل
ہیچ آبِ دجلہ و راوی و جیحوں ہے مجھے

شعر میں جڑتا ہوں اس کو میں گلابوں کی طرح
آپؐ کے اوصاف کا جو یاد مضموں ہے مجھے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
بحر: منسرح مثمن مطوی مکسوف
(دیکھ تری خوئے گرم، دل بہ تپش رام ہے)

جود و سخا عام ہے، لطف و کرم عام ہے
مہر و عطا یا نبیؐ! آپؐ کا اکرام ہے

عَفوِ گنہ آپؐ کی نگہِ کرم سے مدام
در گزری یا نبیؐ آپؐ کا پیغام ہے

آپ سے یا مصطفےٰؐ! آبروئے دوسرا
نورِ سحر آپؐ سے خوش نما ہر شام ہے

آپؐ کے در پر شہاؐ! آپؐ کی مدحت گری
لفظ کی حرمت ہے اور فکر کا احرام ہے

دہر میں ہریالیاں گنبدِ خضریٰ سے ہیں
رنگِ چمن، بوئے گل خوب ترا انعام ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف ر مقصور

(بس کہ سودائے خیالِ زلفِ وحشت ناک ہے)

جب بھی ہوتا ذکرِ وصفِ سیّدِؐ لولاک ہے
انتظامِ روشنی ہوتا سرِ افلاک ہے

خسروِ پرویز کا دیکھا جہاں نے ہے مآل
آپؐ کے گستاخ کا انجام عبرت ناک ہے

اختتامِ زندگی ہو کاش انؐ کے نام پر
یوں دعا آمادہ ہر دم میری مشتِ خاک ہے

نازِ عرضِ نعت میں مضمر عطا ہے آپؐ کی
خوب اپنی ناکسی کا بھی مجھے ادراک ہے

ہے یہ قانونِ شریعت کہ بشر کی زندگی
خالی از عشقِ نبیؐ مثلِ خس و خاشاک ہے

کس نے طاہرؔ چھیڑ دی ہے داستانِ کربلا
دل پھٹا جاتا ہے غم سے اور سینہ چاک ہے

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(چشمِ خوباں، خامشی میں بھی نوا پرداز ہے)

مطلعِ حسنِ ازل انؐ کا حسیں اعجاز ہے
تا ابد ہستی نبیؐ کی وجہِ سوز و ساز ہے

ہے چراغِ مدح میں روشن ترے دل کا لہو
اے نبیؐ کے نعت گو کیا خوب یہ انداز ہے

از پئے تحسینِ احمدؐ بلبلیں ہیں نغمہ زن
اور زبانِ خامشی میں گل ثنا پرداز ہے

ہُوں حدی خواں کاروانِ مدحتِ سرکارؐ کا
آپؐ کا لطف و کرم ہر دم مرا دم ساز ہے

ہے مقام و مرتبہ سب نسبتِ سرکارؐ سے
معجزہ انؐ کا ہے طاہر جو ترا اعزاز ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ حیرت سے زپا افتادۂ زنہار ہے)

رحمتِ حق کی پیمبر آپؐ کی سرکار ہے
آپؐ کی رحمت جہاں کو ہر گھڑی درکار ہے

ہو شفاعت آپؐ کی حاصل جسے روزِ حساب
رحمتِ ربِّ عُلا سے اس کا بیڑہ پار ہے

نسبتِ دہلیزِ آقاؐ سے ہے میرا سر بلند
آپؐ کا طوقِ غلامی ہی گلے کا ہار ہے

دولتِ دیدار سے اک دن نوازیں گے حضورؐ
اس تصوّر ہی سے میرا دل گل و گلزار ہے

حور و غلمان و ملک بھی دیکھ کر انؐ کو کہیں
خالقِ کونین کا یہ دلربا شہکار ہے

مدّعا دل کا ہوا زیبِ لبِ اظہار یوں
آپؐ کی چشمِ کرم طاہرؔ مجھے درکار ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(کوہ کے ہوں بارِ خاطر، گر صدا ہو جایئے)

انؐ کے اوصافِ کرم سے آشنا ہو جایئے
خوف سے دونوں جہاں کے پھر رہا ہو جایئے

گردشِ افلاک سے بے خوف ہونے کے لیے
زیرِ ظلِ رحمتِ صلّ علیٰ ہو جایئے

مانگیے انؐ کے وسیلے سے دعائیں ہر گھڑی
مونسِ عالم کے صدقے یک دعا ہو جایئے

شکرِ محبوبؐ خدا کی ایک صورت یہ بھی ہے
سر بسر مدحِ پیمبرؐ کی صدا ہو جایئے

شکر کیجے محسنِ انسانیت کا رات دن
انؐ کے اوصافِ مکرّم کی صدا ہو جائیے

انؐ پہ طاہرؔ ہوں فدا آرام و مال و جان و دل
شانِ یارِ غار سے یوں آشنا ہو جائیے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(کوشش ہمہ بےتابِ تردّد شکنی ہے)

امداد ملی تجھؐ سے ہی جب سر پہ بنی ہے
شافعؐ ہے تو مالکؐ ہے تو آقاؐ ہے غنیؐ ہے

سائنس اسے تقسیم ہے گو چار میں کرتی
دل روزِ ازل ہی سے مرا پنجتنی ہے

اک عالمِ رحمت میں دیا رحمتِ عالم
''سچ کہتے ہیں، واللہ، کہ اللہ غنی ہے''

میں انؐ پہ سراپا ہوں فدا ہونے کو تیار
اظہارِ عقیدت یوں مرا تن بدنی ہے

ہے انؐ کے پسینے کی مہک سارے گلوں میں
حسن شہِ والاؐ ہی سے یہ خوش چمنی ہے

طاؔہر تجھے سرکارؐ نے وصّاف بنایا
اللہ کی رحمت سے تو قسمت کا دھنی ہے

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(کاشانۂ ہستی کہ برانداختنی ہے)

اک شان ہے اولادِ پیمبرؐ کی جہاں میں
ہر سر پہ یہ میووں سے بھری شاخ تنی ہے

طیبہ میں حضوری کا تمنّائی ہوں طاہرؔ
''یاں سوختنی اور وہاں ساختنی ہے''

❖......❖......❖......❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(حکمِ بے تابی نہیں اور آرامیدن منع ہے)

منع ہے کفار کا شہرِ نبیؐ میں داخلہ
''ریشۂ زیرِ زمیں کو بھی دویدن منع ہے''

دسترس میں جامِ کوثر ہیں سبھی عشاق کے
''بے ولائے ساقیؐ کوثر کشیدن منع ہے''

❖......❖......❖......❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(چار سوئے عشق میں صاحب دکانی مفت ہے)

مصطفیٰؐ کی غم زدو! راحت رسانی مفت ہے
تندرستی میں بدلتی ناتوانی مفت ہے

تلخیاں بھی جھیلنی پڑتی ہیں انؐ کے عشق میں
''حیف ہے ان کو، جو سمجھیں زندگانی مفت ہے''

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن اخرب سالم

(بے تابیِ یادِ دوست، ہم رنگِ تسلّی ہے)

انساں ہی کا کب تنہا یہ نازِ غلامی ہے
ہر چیز ہی فطرت کی بھرتی ترا پانی ہے

ہر اک پہ نوازش ہے، ہر اک پہ عطا کی ہے
سرکارؐ نے روز و شب کی بندہ نوازی ہے

بے نور نگاہوں کے انوار ہیں طیبہ میں
اس دل کی سکینت بس اک اذنِ حضوری ہے

الفاظِ ثنا انؐ کی نسبت سے فروزاں ہیں
موتی ہیں جڑے ان میں، نے نادرہ کاری ہے

میں ڈھونڈتا رہتا ہوں طیبہ کے مسافر کو
زائر کی مجھے صحبت از بس کہ خوش آتی ہے

بلبل یا کبوتر ہو ہر مرغ ہے محوِ ثنا
کوئل بھی محبت سے کیا نعت سناتی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اخرب سالم
(گلشن کو تری صحبت، از بس کہ خوش آئی ہے)

ذکرِ شہِ والاؐ سے اس دل کی صفائی ہے
سینے میں مدینے کی محفل جو سجائی ہے

وہؐ رحمتِ عالم ہیں الطاف سراپا ہیں
اپنوں پہ کرم انؐ کا غیروں سے بھلائی ہے

عظمت میں ہیں لاثانی رفعت میں وہؐ یکتا ہیں
سرکارؐ دو عالم کی عرشوں پہ رسائی ہے

آلودہ گناہوں سے دامن ہے مرا لیکن
جب انؐ کی سفارش ہو مل جاتی رہائی ہے

سرکارؐ کے قدموں میں جنت ہے مری طاہرؔ
اس دل کے لیے محشر، طیبہ سے جدائی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اخرب سالم
(دریوزۂ ساماں ہا، اے بے سرو سامانی)

رہتی ہے مجھے ہر پل عصیاں سے پشیمانی
سرکارؐ بچا لیجے ، ہو دور پریشانی

وصّافِ پیمبرؐ ہوں مدحت گری کرتا ہوں
ہے مشقِ سخن تاباں، رخشاں ہے سخن دانی

بے صوت زباں پھینکو ، بے نور نظر چھوڑو
ہے نورِ نظر انؐ سے ، ہے انؐ سے زباں دانی

گھر سے ہے مدینے تک ، رستہ مرا جنّت کا
آ گاہِ محبت ہوں، رکھتا ہوں جہاں دانی

وہؐ اپنے غلاموں کے، والی بھی ہیں مالک بھی
ہوں انؐ کی حفاظت میں، انؐ کی ہے نگہبانی

ہمراہِ مسافت ہیں صدیقؓ نبیؐ طاہرؔ
سامان ہے ہجرت میں بس بے سرو سامانی

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

بحر: مجتث مثمن سالم

(نظر بہ نقصِ گدایاں، کمالِ ادبی ہے)

فقیرِ شہرِ نبیؐ کا تو احترام کیا کر
"نظر بہ نقصِ گدایاں، کمالِ بے ادبی ہے"

شفائے دل کے لیے نسخہ اور ہو نہیں سکتا
دوائے دردِ تمنّا تو خاکِ شہرِ نبیؐ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(دلا! عبث ہے تمنّائے خاطرافروزی)

دکھی دلوں کی ہیں کرتے حضورؐ دلسوزی
کرم سے انؐ کے غریبوں کی چلتی ہے روزی

سیوں لباسِ پیمبرؐ جو اختیار میں ہو
اگر ہو بس میں کروں آپؐ کی قبا دوزی

کھجوریں کھاؤں مدینے کی اور پیوں زمزم
طفیل انؐ کے میسّر ہو لطف اندوزی

علوئے خوبیِ شہرِ نبیؐ ہے روز افزوں
''ہنوز حسن کو ہے، سعیِ جلوہ اندوزی''

نبیؐ کا در ہے سدا میزبانِ مہماناں
بچھا ہے خوانِ کرم بہرِ خاطر افروزی

بہ فیضِ نورِ نبیؐ نعت ہے درخشاں جوں
''شعاعِ مہر سے کرتا ہے چرخ زر دوزی''

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(خبر نگہ کو نگہ چشم کو عدو جانے)

نظر ہے وہ جو انھیںؐ اپنے رو برو جانے
زباں وہی ہے جو آدابِ گفتگو جانے

بہارِ گنبدِ خضریٰ کھلی جو ہے ہم پر
نگارِ دہر میں اسبابِ رنگ و بو جانے

مقامِ عشقِ نبیؐ کا عیاں ہوا جس پر
وہی تو معنیِ تذکارِ اللہ ہو جانے

ترے سہارے پہ امّت یہاں بھی ہے آقاؐ
بروزِ حشر بھی اس کو بچانا توُؐ جانے

ہے کیسا لطفِ تمنّائے مصطفےٰؐ طاہرؔ
یہ راز آپؐ کا ہر محوِ جستجو جانے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(اگر گل حسن والفت کی بہم جوشیدنی جانے)

تصوّر میں حضوری کے مزے جو اِس نے لوٹے ہیں
''زبانِ ہر سرِ مو، حالِ دل پرسیدنی جانے''

وہ روضہ ہو کہ گنبد ہو وہ مسجد ہو کہ محرابیں
ہر اک منظر ہی طیبہ کا مرا دل دیدنی جانے

نبیؐ کی چشمِ رحمت سے مٹی جملہ پشیمانی
وگرنہ ہم سیہ پوشی نہ اپنی دیدنی جانے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(گلستاں بے تکلّف پیشِ پا افتادہ مضموں ہے)

نبیؐ کی مدح کا پیشِ نظر محبوب مضموں ہے
قلم قرطاس پر ہے اور صفت ہر ایک موزوں ہے

کبوتر بھی ہیں وصّافِ پیمبرؐ شہرِ طیبہ کے
کرو جو غور تو مدحت بہ آہنگِ غٹرغوں ہے

نقیبِ منزلِ عفو و عطا ہے ہر حسیں منظر
پئے بخشش مدینے کا ہر اک نظّارا افسوں ہے

چمک مہر و مہ و انجم کی بتلاتی ہے یہ سب کو
بہ لمسِ کفشِ شاہِؐ دیں خدا کا عرش ممنوں ہے

ہے تر احساسِ عصیاں سے جو طاہرؔ اندروں میرا
ندامت سے بھرا پیشِ مواجہ میرا بیروں ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(صبح سے معلوم آثارِ ظہورِ شام ہے)

ڈوبتی نبضیں بتاتی ہیں ظہورِ شام ہے
آپؐ کا دیدار ہو تو شب بھی خوش انجام ہے

آپؐ کے قدموں میں بیٹھا تو مرے دل نے کہا
جنت الفردوس کا اب کیوں خیالِ خام ہے

میرا نام اور میری نسبت، میری روح و قلب و جاں
آپؐ ہی کے نام سے ہے آپؐ ہی کے نام ہے

''بس کہ تیرے جلوۂ دیدار کا ہے اشتیاق''
التجائے دید آقاؐ! لب پہ صبح و شام ہے

ہر گھڑی انؐ کا تصوّر روز و شب انؐ کا خیال
مدحتِ سرکارؐ سے طاہرؔ ہمیں بس کام ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(دیکھتا ہوں وحشتِ شوقِ خرام آمادہ سے)

کر دیے دل کی دعا نے بخت خیر آمادہ سے
دور صحرا ہو گیا ہے آج صحرا زادہ سے

پا گیا تعبیر آخر کار خوابِ حاضری
جا رہا ہوں شہرِ طیبہ جدہ کے میں جادہ سے

جب رہیں مستِ مئے حبِّ نبیؐ آٹھوں پہر
تو ہمیں ہو کیا غرض جام و سبو سے بادہ سے

ہے سجی محفل نبیؐ کی دم بدم ، صوتِ ثنا
آ رہی ہے آسماں کے خیمۂ استادہ سے

گوہرِ عشقِ نبیؐ رکھتے ہیں دامن میں مگر
دیکھنے کو تو لگیں اہلِ جہاں! ہم سادہ سے

دل بھی آقاؐ پر فدا اور جان بھی انؐ پر نثار
چاہتی ہے کیا یہ دنیا طاہرؔ دلدادہ سے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(اے خیالِ وصل، نادر ہے مے آشامی تری)

رحمتِ حق ہے غلامِ مصطفےٰ! حامی تری
کام آئی ہجر میں ہے اشک آشامی تری

کامراں ہو کے ہے پلٹی یہ تری آہِ رسا
''میرے کام آئی ، دلِ مایوس! ناکامی تری''

خلد میں بھی عظمتِ بانگِ بلالؓ کا ظہور
قابلِ صد رشکِ جنت ہے سیہ فامی ترئؓ

پھول بلبل قمریاں آقاؐ ہیں تیری گیت کار
بخشتی ہے نور گلشن کو گل اندامی تریؐ

روشنی کی ہر کرن سے اکتسابِ نور کر
رہنمائی کر رہے ہیں رومیؒ و جامیؒ تری

بھول جاتا ہے نبیؐ کی نعت میں تو نیند کو
اجر دے گی تجھ کو طاہرؔ غفلت آرامی تری

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(چشمِ گریاں، بسملِ شوقِ بہارِ دید ہے)

آپؐ کی مشکل کشائی سے بندھی امید ہے
''یا علیؓ! وقتِ عنایات و دمِ تائید ہے''

یادِ سلطانِ زمانہ رات کے پچھلے پہر
نسخۂ اکسیرِ دل جوں حَبِّ مروارید ہے

پا کے ذرّہ خاک کا لمسِ کفِ پائے حضورؐ
رشکِ فردوسِ بریں ہے، غیرتِ ناہید ہے

ماننے والوں کو ہے انؐ کی شفاعت کی نوید
کافر و زندیق انؐ کے لطف سے نومید ہے

روشنی ہے دو جہاں میں جس سراجِ نور کی
مطلع بطحا سے اُبھرا وہؐ حسیں خورشید ہے

مکہ ہو، طیبہ ہو، جنّت ہو کہ ہو عرشِ بریں
لمسِ نعلینِ نبیؐ ہی باعثِ تمجید ہے

مل گیا پروانہ شہرِ مصطفےٰؐ کی دید کا
اس نویدِ دید میں طاؔہر ہماری عید ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دل سراپا وقفِ سودائے نگاہِ تیز ہے)

منظرِ دربارِ خوش آثار کیف آمیز ہے
شہرِ سرکارؐ دو عالم مشک و عنبر بیز ہے

وجہِ تنویرِ دلِ عشّاق ہے شہرِ رسولؐ
روضۂ اطہر نبیؐ کا ہر گھڑی ضو ریز ہے

پھیر دیتی ہے یہ نظریں سبز گنبد کی طرف
موجۂ بادِ بہاری اشتیاق انگیز ہے

مدحتِ سرکارؐ ہے وجہِ بہارِ زندگی
یادِ مقصودِ دو عالم خوب دل آویز ہے

اڑتا جاتا ہے مدینے کی طرف رخشِ خیال
اور امّیدِ کرم صد جنبشِ مہمیز ہے

لطفِ خاص انؐ کا سکینت آفریں ہو جائے گا
گردشِ ایّام طاہرؔ گرچہ تند و تیز ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(نظر پرستی و بے کاریِ خود آرائی)

نبیؐ کے شہر میں ہر درد کی دوا پائی
ہوں خوش نصیب مجھے خاکِ طیبہ راس آئی

تُو بخت ور ہے دو عالم میں آمنہؓ مائی
خوشا کہ دولتِ کونین تیرے ہاتھ آئی

ہے احترام و ادب مصطفٰےؐ کا وجہِ وقار
یہی ہے باعثِ توقیر و عزّت افزائی

بتا رہا ہے یہ انجامِ خسروِ پرویز
مرے حضورؐ کے شاتم نے پائی رسوائی

نبیؐ کے روضۂ اطہر کے سب حوالے ہیں
بہار و نکہت و کیف و سرور و رعنائی

یہ چاند یونہی نہیں محوِ طوفِ شہرِ رسولؐ
کہ اس کی خاک سے پاتا ہے نورِ زیبائی

یہ آشکار ہے قرآں کی نصِّ قطعی سے
جہاں میں آپؐ کے دم سے ہے نور افزائی

کلیمؑ کو ہے کلیمی ملی نبیؐ کے طفیل
رہینِ منّتِ سلطانِؐ دیں مسیحائی

کھڑا ہوں پیشِ مواجہ بہ دامنِ عصیاں
اس افتخار پہ حیرت زدہ ہے بینائی

نبیؐ کی یاد ہے اور رات کا ہے پچھلا پہر
عطا سے انؐ کی ثنا فکر میں ہے در آئی

نبیؐ نے نورِ بصارت عطا کیا طاہرؔ
انھیؐ کے صدقے بصیرت بھی دل نے ہے پائی

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(گدائے طاقتِ تقریر ہے، زباں تجھ سے)

بہار تجھ سے ، صبا تجھ سے ، گلستاں تجھ سے
خزاں جو دُور ہے مجھ سے، تو جانِ جاں تجھ سے

غزال و شتر و فَرَس کو بھی ہے اماں تجھ سے
پرندگاں کے ہیں محفوظ آشیاں تجھ سے

ہے التفات پہ سایہ جو سبز گنبد کا
تنا ہوا ہے محبت کا آسماں تجھ سے

ترےؐ ہی اسمِ مبارک سے آنکھ روشن ہے
ہے روشن انجم و مہتاب و کہکشاں تجھ سے

ہے انتظار کے لمحوں میں اضطراب بہت
ملے گا اذنِ حضوری، قرارِ جاں! تجھ سے

تُوٗ اپنے بندۂ عاجز پہ لطف فرما دے
نیاز و ناز مرے، شاہِ دو جہاں تجھ سے

بنے ہیں کوثر و تسنیم تشنگاں کے لیے
ہیں شاد کام و خوش انجام تشنگاں تجھ سے

کھلا ہے شہرِ مدینہ میں خلد کا منظر
ہر ایک زائرِ طیبہ ہے شادماں تجھ سے

ہو میری شب ترے دیدار سے شہاؐ! روشن
ہو میرے خواب کی تعبیر ضو فشاں تجھ سے

ترےؐ ہی جلووں سے آیا نگارشوں پہ جمال
مرا تغزّلِ مدحت ہے جاوداں تجھ سے

ترا ؐ یہ ذکرِ مکرّم ہے پاسباں میرا
ملا درود کا طاؔہر کو سائباں تجھ سے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن

بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف

(شکلِ طاؤس، گرفتار بنایا ہے مجھے)

گنبدِ سبز بہ صد کیف دکھایا ہے مجھے
دل نے طیبہ کا نظارا بھی کرایا ہے مجھے

کوئی افتاد مجھے زیرِ و زبر کر نہ سکی
عشقِ سرکارِؐ دو عالم نے بچایا ہے مجھے

مجھ کو نیچا کہیں سرکارؐ نے ہونے نہ دیا
صرف اللہ کے آگے ہی جھکایا ہے مجھے

نسبتِ کفشِ نبیؐ کی ہے کرامت پائی
حق نے عشقِ شہِؐ کونین سجھایا ہے مجھے

میرے وجداں پہ اتارے ہیں کرم بار خیال
اپنی امّیدِ شفاعت پہ لگایا ہے مجھے

داغِ عصیاں نہ رہا دل پہ ذرا بھی طاہرؔ
شرم نے پیشِ مواجہ جو رلایا ہے مجھے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(باغ تجھ بن گلِ نرگس سے ڈراتا ہے مجھے)

ذرّہ ذرّہ مہ و اختر نظر آتا ہے مجھے
منظرِ طیبہ ، تصوّر جو دکھاتا ہے مجھے

ہر سخن نعت کا کھلتا ہے گلابوں کی طرح
سیر یوں گلشنِ طیبہ کی کراتا ہے مجھے

یاد آتا ہے مواخات کا منظر مجھ کو
جب محبت سے کوئی دوست بلاتا ہے مجھے

نقشِ نعلینِ پیمبرؐ پہ میں رکھتا ہوں جبیں
عشقِ سرکارؐ یہی کام سجھاتا ہے مجھے

رنجِ مہجوریِ طیبہ ہو مجھے کیوں نہ عزیز
طاہر آلامِ جہاں سے جو بچاتا ہے مجھے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(قتلِ عشّاق نہ غفلت کشِ تدبیر آوے)

گنبدِ سبز کی جب سامنے تصویر آوے
میری قسمت میں عجب نزہتِ تحریر آوے

دل کی دھڑکن کا سبب نورِ محمدؐ کا ظہور
تیرہ بختی میں اسی نور سے تنویر آوے

مسجد و منبر و محراب ہیں نعتوں کے حروف
سطرِ مدحت میں نظر روضے کی تصویر آوے

کعبؓ و حسّانؓ کو مدحت پہ نوازا جیسے
میری قسمت میں بھی آقاؐ وہی توقیر آوے

فنِ مدحت بھی عطا انؐ کی ہے طاہؔر ورنہ
مجھ کو تدبیر نہ تحریر نہ تقریر آوے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(تشنۂ خونِ تماشا جو وہ پانی مانگے)

میری پیشانی مدینے کی نشانی مانگے
سجدۂ عجز کو یہ کیف رسانی مانگے

آپ کرتی ہیں پذیرائی عطائیں انؐ کی
دل جب آقاؐ کے وسیلے کی زبانی مانگے

گرتے پڑتے پہ کرم آپؐ ہیں کرتے لیکن
جذبۂ عشقِ محمدؐ تو جوانی مانگے

بے پر و بال ہے، لیکن شہِؐ والا کا فقیر
سرعتِ برق پئے مژدہ رسانی مانگے

دل مرا بہرِ ثنا لفظ مقدّس چاہے
اور سرکارؐ سے تاثیرِ معانی مانگے

خواب میں انؐ کی زیارت بھی عطا ہو طاہرؔ
آخرِ شب یہ مری اشک فشانی مانگے

❖……❖……❖……❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن / فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف / مقصور
(ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے)

حق کو مطلوب ہے حبِّ شہِؐ خوباں مجھ سے
راز کہتی ہے یہ ہر آیۂ قرآں مجھ سے

اپنے مرشد کی میں یادوں کے جلاتا ہوں چراغ
''صورتِ رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھ سے''(۱)

دوریاں دور کریں، چشمِ کرم ہو آقاؐ!
''ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے''

حاضری کا نہ میسّر تھا وسیلہ جب تک
میں پریشان تھا دل سے وہ پریشاں مجھ سے

۱۔ روحانی پیشوا جناب پروفیسر گوہر عبدالغفارؒ

کیا قرینے ہیں حضوری کے، بہم پوچھتے ہیں
دل جو دیدہ سے تو یہ دیدۂ حیراں مجھ سے

سایۂ گنبدِ اخضر کے سبب ہی طاہرؔ
ہے سیہ بختی کا سایہ بھی گریزاں مجھ سے

❖......❖......❖......❖

۱۔ ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے

۲۔ خوابِ جمعّیتِ مخمل ہے پریشاں مجھ سے

نوٹ: دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(فرصت آئینۂ صد رنگِ خود آرائی ہے)

جب سے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے
دل کی پھر اور کہیں بھی نہیں بن آئی ہے

جذبۂ حبِّ شہِؐ دیں کو ہے تازہ رکھتی
جب کیا یاد انھیںؐ آنکھ یہ بھر آئی ہے

دل کو سودا ہے تو بس شہرِ شہِ والاؐ کا
روح بھی میری مدینے کی تمنّائی ہے

آپؐ کے پاک وسیلے سے ہے جب بھی مانگا
رب کے الطاف نے کی دل کی پذیرائی ہے

ہم نے اظہارِ عقیدت کے جلائے ہیں چراغ
رات دن جب بھی میسر ہوئی تنہائی ہے

میں تو تکتا ہوں سوئے شافعِؐ محشر طاہرؔ
کیوں تحیّر میں ہر اک چشمِ تماشائی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن اشتر

(کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے)

آپؐ کا مواجہ پر جلوہ نور افشاں ہے
چشمِ تر درخشاں ہے، دل مرا فروزاں ہے

آپؐ کی وفاؤں میں، آپؐ کی عطاؤں سے
آنکھ ہے گہر افشاں جس میں آبِ نیساں ہے

سانس تک میں خوشبو ہے، آپؐ کی ثناؤں سے
نکہتیں دہن میں ہیں، دل ہوا گلستاں ہے

گلفشاں دعاؤں سے خار زار گلگوں ہیں
رنگ ہے درودوں کا عافیت کا ساماں ہے

ہوں ریاضِ جنّۃ میں، ناز ہے نصیبوں پر
نشۂ حضوری میں پائی چشمِ رنداں ہے

نامِ بھی نسب بھی ہے، نسبتِ نبیؐ بھی ہے
طاہرؔ اس رسائی سے نسبتوں پہ نازاں ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(گریہ، سرشاریِ شوقِ بہ بیاباں زدہ ہے)

دل بہ مہجوریِ طیبہ تپِ ہجراں زدہ ہے
سینہ عاشق کا شہاؐ! دردِ فراواں زدہ ہے

تپشِ روزِ قیامت میں ہے بردہ تیرا
بارشِ لطف ہو یہ تابشِ سوزاں زدہ ہے

اس کی قسمت میں بھی ہو ساحلِ طیبہ شاہاؐ!
کشتیِ بخت مری کب سے یہ طوفاں زدہ ہے

دل کی امّید نہ امّید ہی بس رہ جائے
دل کے ارمان ہوں پورے کہ یہ ارماں زدہ ہے

قریۂ نور کا ہر ذرّہ ہوا جذبِ قلوب
چومتا جاتا ہے طاہرؔ کہ یہ ہجراں زدہ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(خوابِ غفلت بہ کمیں گاہِ نظر پنہاں ہے)

آپؐ کی ذات میں اک نورِ بشر پنہاں ہے
اور اللہ کا بھی نورِ دگر پنہاں ہے

انؐ کی یادوں میں گرا اشک ہے گوہر بنتا
''نالہ، در گردِ تمنّائے اثر پنہاں ہے''

سجدۂ شوق میں پلکیں ہیں جھکیں پلکوں پر
جالیاں سامنے ہیں اور نظر پنہاں ہے

بند دھڑکن کی بھی آواز کیے بیٹھا وہ
حاضر اس در پہ ہے دل یوں کہ خبر پنہاں ہے

طاہرؔ ارواح کا مسکن ہے بنی خلدِ بقیع
ایک اک قبر میں طیبہ کا گہر پنہاں ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دامانِ دل بہ وہمِ تماشا نہ کھینچیے)

دل سے صدائے سوزِ فقیرانہ کھینچیے
در سے نبیؐ کے، کاسے کو بے جا نہ کھینچیے

گر بات ہو حضورؐ کے ناموس کی کبھی
شمشیرِ بے نیام دلیرانہ کھینچیے

وعدہ کریں حضورؐ سے، حق پر چلیں گے ہم
راہِ غلط سے پاؤں حریفانہ کھینچیے

حبِّ نبیؐ سے لایئے رعنائیِ خیال
قرطاس پر خطوط نفیسانہ کھینچیے

میں دوریِ مدینہ سے آقاؐ ہوں منتشر
للہ! مرے نصیب سے ویرانہ کھینچیے

پھولوں کی سیج ہے مجھے شہرِ نبیؐ کی خاک
بستر مرا نہ مجھ سے بہیمانہ کھینچئے

کیسے لپٹ رہا ہے درِ مصطفےٰؐ سے یہ
کیا کر رہا ہے دیکھیے دیوانہ کھینچئے

آتی نہیں ہے چشمۂ کوثر میں کچھ کمی
پیمانے پر یہاں پہ تو پیمانہ کھینچئے

❖......❖......❖......❖

ا۔(دامانِ دل بہ وہمِ تماشا نہ کھینچئے)
۲۔(تا چند نازِ مسجد و بت خانہ کھینچئے)
غالبؔ کی مذکورہ دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے جن پر یہ نعت لکھی گئی۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(آئینہ کیوں نہ دوں، کہ تماشا کہیں جسے)

میرا نبیؐ ہے عرش کا دولھا کہیں جسے
درباں ہے اسؐ کا طائرِ سدرہ کہیں جسے

تشبیہ جس سے دوں میں وہ تمثیل ہی نہیں
''ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے''

یوں چشمِ تر میں حسرتِ دیدار ہے تریؐ
''شوقِ عِناں گسیختہ، دریا کہیں جسے''

عشاق! آؤ انؐ کی محبت میں یوں چلیں
عشقِ نبیؐ میں جان کا سودا کہیں جسے

صدیقؓ ہے وہ نام صداقت کے باب میں
کون و مکاں کے شاہؐ بھی سچّا کہیں جسے

جس کو بُرا حضورؐ نے سمجھا برا ہے وہ
اچھا ہے طاؔہر آپؐ ہی اچھا کہیں جسے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے)

مدحت جو بزمِ آرزو میں آشکار ہے
حب رسولِ پاکؐ کی آئینہ دار ہے

میرا یہ ظرف، اور ہُوں قدموں میں آپؐ کے
کیا شانِ بے نیازیِ پروردگار ہے

اظہارِ شکر کے لیے اے مونسِؐ جہاں
لب پر درود آپؐ ہی کا بار بار ہے

ہے ناصبور حاضری کے باوجود یہ
دل مستقل قیام کا حاجت گزار ہے

''لاتقنطوا'' ہے رحمتِ عالم کی اک ادا
انؐ کا وجود رحمتِ پروردگار ہے

❖......❖......❖......❖

۱۔ (جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے)
۲۔ (رمنّت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے)
غالبؔ کی مذکورہ دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے جن پر نعت لکھی گئی۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(مستی، بہ ذوقِ غفلتِ ساقی، ہلاک ہے)

قدموں میں انؐ کے جس کی بچھی مشتِ خاک ہے
آقاؐ نے اس کا بخت کیا تابناک ہے

سوئے نبیؐ جھکی ہے جو پاسِ ادب سے وہ
برگ و گل و ثمر سے لدی شاخِ تاک ہے

دل یوں رواں ہے روضۂ اطہر کے طوف میں
گردش میں ضابطے سے کوئی جیسے چاک ہے

رکھے نبیؐ کی رہ میں نگاہوں کے ہیں چراغ
سرکارؐ کے حضور یہ طرز تپاک ہے

سرکارؐ کے لعاب کی تاثیر دیکھیے
بیئرِ علیؓ کا آب مطہر ہے پاک ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(حسنِ بے پرواخریدارِ متاعِ جلوہ ہے)

نورِ احمدؐ وجہِ اظہارِ شعاعِ جلوہ ہے
''آئنہ یک دست ردِّ امتناع جلوہ ہے''

کون لاسکتا ہے تابِ جلوۂ نورِ خدا
آفتابِ چرخ انؐ کی اک شعاع جلوہ ہے

عیدِ میلادُ النبیؐ کے جشن کا یہ اہتمام
کیسۂ دل کے لیے زرّیں متاع جلوہ ہے

ہے مدینہ چھوڑنے کا آج منظر دیدنی
''چشمِ وا گردیدہ، آغوشِ وداعِ جلوہ ہے''

آفرینش سے نبیؐ کی ربِ عالم کا ظہور
ہستیِ مقصودِ عالم اختراعِ جلوہ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(عرضِ نازِ شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے)

شافعؐ روز قیامت سے رجائے خندہ ہے
برزخ و محشر بھی مجھ کو اب تو جائے خندہ ہے

آیۂ ''جاؤک'' ہے اک سمت بخشش کی نوید
اک طرف ''لاتقنطوا'' خوش کن صدائے خندہ ہے

ہے فقیرِ مصطفےٰؐ روتا جو انؐ کی یاد میں
آشنائے گریہ بھی وہ آشنائے خندہ ہے

ہے تبسّم کی بِنا حبِّ رسولِؐ ہاشمی
انؐ سے دوری، فرصتِ نشو و نمائے خندہ ہے

زائرِ شہرِ نبیؐ کی واپسی کی ہے گھڑی
امتحانِ ضبط اور آب و ہوائے خندہ ہے

دامنِ تنگِ گدا طاؔہر بچھا انؐ کے حضور
التجا پیشِ شہِؐ عالم دعائے خندہ ہے

❖……❖……❖……❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(شوخیِ مضرابِ جولاں، آبیارِ نغمہ ہے)

مطربِ مدحت نے چھیڑا خوب تارِ نغمہ ہے
ہے صدا صلِّ علیٰ کی یا بہارِ نغمہ ہے

جو ثنائے خواجۂ بطحا کی صورت ہے ڈھلا
ہے مجھے حق الیقیں صد افتخارِ نغمہ ہے

جس میں انؐ کی صورت و سیرت کی ہو ارفع نمود
کائناتِ نغمہ میں وہ شاہکارِ نغمہ ہے

عیدِ میلادُ النبیؐ کی ہیں محافل اوج پر
''گوش ہا سیمابی و دل بے قرارِ نغمہ ہے''

اک تسلسل سے اترتے ہیں ثناؤں کے حروف
یہ زباں طاہرؔ کی گویا آبشارِ نغمہ ہے

❖......❖......❖......❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(رحم کر، ظالم، کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے)

دوری بن جائے نہ آقاؐ وجہِ مرگِ ناگہاں
''نبضِ بیمارِ وفا، دودِ چراغِ کشتہ ہے''

جاتے جاتے روشنی کی ہر لپک کہتی رہی
ہو فنا فی النعت مقصودِ چراغِ کشتہ ہے

❖......❖......❖......❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(تپش سے میری وقفِ کش مکش، ہر تارِ بستر ہے)

بنا کے ہم سفر صدیقؓ کو آقاؐ نے فرمایا
شبِ ہجرت علیؓ! تو طالعِ بیدارِ بستر ہے

بنا کمخواب لمسِ پیکرِ سرکارؐ کے صدقے
سکوں آور علیؓ کے واسطے ہر تارِ بستر ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(خطر ہے، رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہوجاوے)

محبت سے تہی آقاؐ! مرا جیون نہ ہو جاوے
کہیں آتش زدہ ایمان کا خرمن نہ ہو جاوے

زمینِ شہرِ طیبہ میں دعا ہے دفن ہونے کی
وطن میرا مرے مولا مرا مدفن نہ ہو جاوے

حضوری کی تڑپ دل میں فزوں تر ہوتی جاتی ہے
کہیں یہ بے قراری ہی نفس افگن نہ ہو جاوے

بچوں اسبابِ دنیا کی تمنّا سے مرے آقاؐ
ہوس سے یا نبیؐ! آلودہ یہ دامن نہ ہو جاوے

مرا دل حب احمدؐ سے تہی ہو یہ نہیں ممکن
اگرچہ سارا عالم ہی مرا دشمن نہ ہو جاوے

چراغِ عشقِ محبوبِؐ خدا جلتا رہے طاہرؔ
ضیا سے اس کی جب تک جاں تری روشن نہ ہو جاوے

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نوائے خفتۂ الفت اگر بے تاب ہو جاوے)

نبیؐ کے شہر میں عاشق کا دل شاداب ہو جاوے
مدینے سے نکل کر ماہیِ بے آب ہو جاوے

زِ ابرِ رحمتِ حق کشتِ جاں سیراب ہو جاوے
کبھی شرمندۂ تعبیر یہ بھی خواب ہو جاوے

کہیں بیدار کر کے نیند سے آقاؐ مجھے طاہرؔ
ابھی ''تغلیبِ مدحت'' کا مکمل باب ہو جاوے!

میں جب بھی سوئے طیبہ قافلے چلتے ہوئے دیکھوں
حضوری کے لیے ہر ہر نفس بے تاب ہو جاوے

سنور جائے مقدّر بارشِ الطافِ آقاؐ سے
خدایا یوں مرے دل کی زمیں سیراب ہو جاوے

میسّر آخرِ شب نورِ احمدؐ کا ہو گر جلوہ
شبِ دیجورِ قسمت کو عطا مہتاب ہو جاوے

سجا ہے سبز گنبد عارضِ ارضِ مدینہ پر
یہ منظر جاں نوازِ خاطرِ احباب ہو جاوے

عطا ہو قربِ محرابِ تہجد گر مجھے آقاؐ
بیاضِ عمر کا وا اک نرالا باب ہو جاوے

جو ذرّہ خاک کا بوسہ زنِ پائے محمدؐ ہو
نگاہِ عاشقاں میں وہ درِ نایاب ہو جاوے

کوئی پوچھے جو رستہ کعبے سے شہرِ مدینہ کا
اشارے کو سوئے طیبہ رخِ میزاب ہو جاوے

بہار روضۂ رشکِ ارم گر دیکھ لے رضواں
فدائے گنبد و بام و در و محراب ہو جاوے

فراقِ یار میں روتے ہوئے بندھ جائے جب ہچکی
سرشکِ چشمِ تر جوں بادۂ خوں ناک ہو جاوے

یہ دیکھا ہے بوقتِ غرقِ دریائے الم اکثر
غلامانِ نبیؐ کا پاسباں گرداب ہو جاوے

کریں حق سے دعا ، پڑھ کر درودِ پاک جب انؐ پر
وسیلہ مصطفےٰؐ کا باعثِ ایجاب ہو جاوے

جنید و بایزید اِس در پہ آئیں روک کر سانسیں
مبادا دولتِ عفوِ گنہ نایاب ہو جاوے

حدِ پروازِ جبریلِ امیںؑ سدرہ ہے بس طاہرؔ
ورودِ شاہؐ کو وا عرش کا شہباب ہو جاوے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(دلِ بیمار از خود رفتہ، تصویرِ نہالی ہے)

ثنائے سروَرِ کونین کا ہر نقش عالی ہے
ہر اک مضموں نقیبِ غایتِ شیریں مقالی ہے

بھرے انؐ کی عقیدت سے رہیں جام و سبو میرے
خوشا شاہؐ زمن کے قرب کی کیا رہ نکالی ہے

درِ فردوس تک اس کی شفاعت ساتھ ہے اپنے
وہؐ حامی ہے، وہؐ ناصر ہے، وہیؐ امّت کا والی ہے

یقیں ہے خاص اسؐ کی رحمت للّعالمینی پر
کہ جس نے ڈوبتی نبضوں میں پھر سے جان ڈالی ہے

بڑھاتی ہے یہ ہر لمحہ مرا ذوقِ طلب طاؔہر
ریاض الجنّہ کی خواہش بھی کیا زرّیں خیالی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(شبنم بہ گلِ لالہ، نہ خالی زِ ادا ہے)

دیں اذنِ حضوری مرے اشکوں کی صدا ہے
مقبول ہو آقاؐ یہ مرے دل کی دعا ہے

دامن ہے اٹا گردِ الم سے مرا، سرکارؐ!
بس بارشِ الطاف مجھے ردِ بلا ہے

کیوں جائے درِ غیر پہ یہ تیراؐ نمک خوار
دامن تریؐ خیرات سے جب اِس کا بھرا ہے

بے کس کوئی نرغے میں جب آلام کے آیا
فوراً شہ والاؐ کا کرم اُس پہ ہوا ہے

''دل، خوں شدۂ کشمکشِ حسرتِ دیدار''
آنکھوں میں بھی ہر طور تمنائے لقا ہے

لپکا سرِ فاراں جو ترےؐ نور کا جلوہ
ظلمت کدہ بنیاد پہ اپنی ہی گرا ہے

محبوبؐ کی بیداریِ شب دیکھ کے اللہ
تحدیدِ عبادت کی گرہ کھول رہا ہے

حد درجہ رہِ دین میں تقویٰ کا ہے اکرام
تقویٰ کی بنا صلِ علیٰ صلِّ علیٰ ہے

تشکیر کا لمحہ ہے ترے واسطے طاہرؔ
خاصہ تجھے توصیفِ محمدؐ کا ملا ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(زلفِ سیہ، افعی نظرِ بد قلمی ہے)

جب سے درِ آقاؐ پہ نظر میری جمی ہے
طالب مرے دیدار کا باغِ اِرَمی ہے

مدحت تریؐ ہر طور ہے زیبِ لبِ اظہار
صد شکر کہ حاصل مجھے ثابت قدمی ہے

اک نعت مرے گوشۂ وجداں میں ہے مستور
اک نعتِ مکرّم مرے زیرِ قلمی ہے

کیوں آئے تمنائے جناں میرے لبوں پر
جنت تو مرے شاہؐ کے زیرِ قدمی ہے

مانگے ہی نہ کوئی تو یہ کوتاہی ہے اس کی
آقاؐ کے خزانوں میں کہاں کوئی کمی ہے

تقویٰ کی بنا پر ملے اللہ سے اکرام
گورا ہو کہ کالا ، عربی یا عجمی ہے

کچھ خوف نہ ہو گا تجھے طاہرؔ سرِ میزاں
جب فردِ عمل نعت سے عالی حشمی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(اس قامتِ رعنا کی جہاں جلوہ گری ہے)

مہر و مہ و اختر میں تری جلوہ گری ہے
توؐ نورِ خدا! وجہِ طلوعِ سحری ہے

صورت نہ بھٹکنے کی رہی کوئی بھی باقی
یوں رہبرِؐ کونین نے کی راہبری ہے

منگتا جو بھٹک جائے درِ شاہِؐ زمن سے
پھر اس کے مقدّر میں فقط دربدری ہے

قرآن بھی فرقان بھی تو اوّل و آخر
طاہا بھی ہے یٰسین بھی کیا ناموری ہے

اس چشمِ کرم بار کا اعجاز تو دیکھو
عاصی کی بھی جھولی زرِ بخشش سے بھری ہے

مونس بھی ہیں محسن بھی ہیں وہؐ ہادیِ عالم
کیا اس سے بڑی اور کوئی خوش خبری ہے

وہ محفظِ سلطانِؐ دو عالم میں ہے آیا
جس نے بھی جبیں آپؐ کی چوکھٹ پہ دھری ہے

ہر شاخِ ثمر بارِ تمنّا تری طاہرؔ
بارانِ عنایاتِ محمدؐ سے ہری ہے

❖……❖……❖……❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(تا چند نفس غفلتِ ہستی سے بر آوے)

جو ساتھ لیے نعت کا زادِ سفر آوے
کاہے کو جلانے اسے نارِ سقر آوے

اے تشنہ لبی نعت کے فیضان کے صدقے
مائل بہ کرم ساقیِؐ کوثر نظر آوے

دامانِ کرم آپؐ کا ہو باعثِ تسکیں
جب چشمکِ مہجور سے موج گہر آوے

آ جاتی ہیں امواجِ کرم جوش میں انؐ کی
جب آنکھ مری اشکِ ندامت سے بھر آوے

دوری میں حضوری کی فزوں تر ہو تمنّا
جب چشمِ تصوّر کو درِ شہؐ نظر آوے

انسان ''کرونا'' کی وبا سے ہوں شفا یاب
آقاؐ مری فریاد میں ایسا اثر آوے

زیبِ سرِ طاہرؔ ہوں جو نعلینِ محمدؐ
چاہے نہ کبھی تاجِ سکندر میں سر آوے

چوموں میں قدم اس کے، مدینے کی طرف سے
پیغامِ طلب لے کے جو پیغام بر آوے

سرعت سے ہو اس تحفۂ توصیف کی تکمیل
صدقے شہِؐ کوثر کے یہ امّید بر آوے

پائے درِ سرکارؐ سے تو گوہرِ تحسیں
طاہرؔ تری قسمت میں بھی ایسا ہنر آوے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نگہ اس چشم کی افزوں کرے ہے ناتوانائی)

خدا کی خاص رحمت ہے برائے تشنگاں لائی
''بہ عشقِ ساقیِ کوثر، بہارِ بادہ پیمائی''

درودِ پاک کی محفل سجی ہے دل کے آنگن میں
بیادِ مصطفیٰؐ ہے ردِ غم کا واسطہ لائی

عقیدت آپؐ کی سیرت محبت آپؐ کی صورت
عقیدت سے ہے رعنائی محبت سے ہے زیبائی

وفا آثار آنسو ہیں مری آنکھوں کے حلقوں میں
مرے جذبوں کو ملتی ہے سدا ان سے پزیرائی

کہوں طاہرؔ میں جب نعتِ شہِؐ کون و مکاں تنہا
عجب کیفِ ثنا دیتا ہے مجھ کو ذوقِ تنہائی

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(غم وعشرت، قدم بوسِ دلِ تسلیم آئیں ہے)

زباں پر ہے حضوری کی دعا آمین وآمیں ہے
ہماری آنکھ میں بھی حاضری کا خوابِ تمکیں ہے

تمنّا بڑھتی جاتی ہے مدینے میں حضوری کی
اجازت بخشیے آقاؐ! یہی سامانِ تسکیں ہے

سوالی بن کے آیا ہے درِ رحمت پہ آقاؐ کے
طلب گارِ نگاہِ لطف یہ محتاج و مسکیں ہے

طیور و وحش پر رحمت کناں دستِ سخا انؐ کا
مددگارِ گروہِ طوطی و درّاج و شاہیں ہے

زہے قسمت مجھے کارِ ثنا و نعت راس آیا
مرا ایمان روشن اس سے اور کامل مرا دیں ہے

مری جنت ہے طاؔہر سرورِ عالم کے قدموں میں
ریاضِ جنّہ لیکن آپؐ کے روضے کا بالیں ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(محوِ آرامید گی، سامانِ بے تابی کرے)

دوریِ شہرِ مدینہ دل میں بے تابی کرے
ضبط کب تک دردِ ہجراں چشمِ سیلابی کرے

ہو کرم سے آپؐ کے پورا یہ خوابِ حاضری
ناخنِ تعبیر تارِ دل کی مضرابی کرے

جلوۂ زیبائے روضہ بھی ہو بختوں میں مرے
آخرِ شب آرزو یہ اشکِ عنّابی کرے

محفلِ میلاد کا جس شب کریں ہم اہتمام
ذکرِ نورِ مصطفےٰؐ اس شب کو مہتابی کرے

حور و غلمان و ملک بھی انؐ کے ہیں احسان مند
طاؔہر انؐ کی آرزو ہر خاکی و آبی کرے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(اے خوشا! وقتے کہ ساقی یک خمستاں وا کرے)

ڈوب کر عشقِ نبیؐ میں گیت جب گایا کرے
عندلیبِ جاں بھی چہکے پھول بھی مہکا کرے

گل درودِ پاک کی امواج سے مہکا کرے
بلبلِ مشتاق انؐ کے گیت ہی گایا کرے

کون جاتا ہے رسولِ پاکؐ کا در چھوڑ کر
میں یہیں پر ہی رہوں اے کاش یوں مولا کرے

چاپ قدموں کی تو چھوڑیں، جالیوں کے سامنے
وہ صدا بھی روک دوں میں سانس جو پیدا کرے

گنبدِ خضرا کا منظر چشمِ تر پر گر کھلے
دائیں بائیں کس کو فرصت ہے کہ پھر دیکھا کرے

شکر ہے خیر الوریٰ کے سامنے حاضر ہے دل
جس قدر چاہے رخِ سرکارؐ کو دیکھا کرے

مرحبا! انؐ کی سفارش ہے، مجھے کاہے کا ڈر
جب کوئی چاہے مرے اعمال کو تولا کرے

عظمتِ صدیقؓ و فاروقِؓ نبیؐ کو مان لے
یا کوئی یوں پہلوئے سرکار میں سویا کرے

آبِ زم زم بھی پیے اور چاہے کوثر کے بھی جام
طاہر انؐ سے چاہیے دل بے جھجک مانگا کرے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(چاک کی خواہش اگر وحشت، بہ عریانی کرے)

حبِ احمدؐ جب حریمِ دل میں تابانی کرے
آ گہی فکر و نظر میں جلوہ سامانی کرے

''جلوے کا تیرےؐ وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال
دیدۂ دل کو زیارت گاہ حیرانی کرے''(۱)

یاد میں انؐ کی رہوں تو رحمتِ پروردگار
دل کے آنگن پر برابر نور افشانی کرے

۱۔ غالبؔ کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

پتلۂ خاکی سے ہو کیسے ادا حقِ ثنا
جب خدا اوجِ دنیٰ پر انؐ کی مہمانی کرے

گرمیِ حسنِ تمنّا کا اثر طاہؔر ہے خوب
اشتیاقِ دید پیدا آنکھ میں پانی کرے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ نقصِ ظاہری رنگِ کمالِ طبع پنہاں ہے)

دعا کے خیر مقدم کا سبب یہ چشمِ گریاں ہے
نبیؐ کی بارگہ میں اشک رشکِ آبِ نیساں ہے

بنا عرشِ علیٰ کا آج یا رب! کون مہماں ہے
فلک پر روشنی ہی روشنی تا حدِ امکاں ہے

بچاتا ہے نگہباں بن کے جو غفلت نگاہی سے
وہ جلوہ شہرِ طیبہ کا مری آنکھوں میں پنہاں ہے

زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی پھیلی
اجالا چارسو ہے جب سے چمکا مہرِ فاراں ہے

نبیؐ کی ذات طاہرؔ ہے وہ انعام خداوندی
کہ جس پر شکر واجب، بر گروہِ جن و انساں ہے

❖......❖......❖......❖

ا۔(بہ نقصِ ظاہری رنگِ کمالِ طبع پنہاں ہے)
۲۔(تمام اجزائے عالم صیدِ دامِ چشمِ گریاں ہے)
۳۔(ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرض یک افغاں ہے)
غالبؔ کی مذکورہ تینوں غزلوں کی زمیں مشترک ہے جن پر نعت لکھی گئی۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(تغافل مشربی سے، ناتمامی بس کہ پیدا ہے)

بیانِ مدّعا پیشِ نبیؐ توقیر رکھتا ہے
''اثر فریادِ دل ہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے؟''

کرم انؐ کا ہے مثلِ وسعت افلاک عالم پر
کشادہ دستِ رحمت ہر گھڑی خیر البشرؐ کا ہے

حصولِ ثروتِ پا بوسیِ آقاؐ سے ہے شاداں
نشاطِ دیدۂ بینا رخِ دامانِ صحرا ہے

ہے وجہِ نو بہارِ گلشنِ ایماں ثنا انؐ کی
سدا روئیدگی پر جس سے ہر نخلِ تمنّا ہے

عطا کرتے ہیں بن مانگے گداؤں کو مرے آقاؐ
مگر فریاد کرنا بھی گدائی کا تقاضا ہے

نہیں ممکن کہ ہو تاریخ میں کوئی مثال ایسی
کہ خادم ہے سواری پر مگر آقاؐ پیادہ ہے

مدینے کے سفر میں ہر قدم ہے خلد میں ہوتا
کسے منزل کہوں طاہرؔ، کسے سمجھوں کہ جادہ ہے

❖……❖……❖……❖

۱۔ (اثر سوزِ محبت کا، قیامت بے محابا ہے)

۲۔ (تغافل مشربی سے، ناتمامی بس کہ پیدا ہے)

۳۔ (یہ بزمِ مے پرستی، حسرتِ تکلیف بے جا ہے)

غالبؔ کی مذکورہ تینوں غزلوں کی زمیں مشترک ہے جن پر نعت لکھی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(بہرِ پروردن سراسر لطفِ گستر، سایہ ہے)

دیدۂ تر میں تصوّر آج کس کا آیا ہے
لطف و مہرِ شاہِ کوثر قسمتِ بے مایہ ہے

از طفیلِ ذوق و شوقِ مدحِ ممدوحِ خدا
''خامہ میرا تختِ سلطانِ سخن کا پایہ ہے''

عقل اِس کو معجزہ اور دل اِسے رحمت کہے
اُس کا سایہ ہے جہاں پر آپؐ جو بے سایہ ہے

بے نہایت ہیں مقامات نبیؐ آفاق میں
آپؐ کا عالم میں پایہ کب کسی نے پایا ہے

رونقِ ہستی ہے طاہرؔ مہرِ طیبہ کے طفیل
نور ہے میراث اِس کی اور شفق سرمایہ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(وہ نہا کر آبِ گل سے سایۂ گل کے تلے)

قلب جاری ہو تو رہنا کیوں تعقُّل کے تلے
کب یقینِ عشق رہتا ہے تخیُّل کے تلے

جالیوں کے سامنے ہے دھڑکنوں میں خامشی
اضطرابِ دل بھی آیا ہے تحمُّل کے تلے

جب تلک بلبل ہے محوِ مدحِ گل ہائے حجاز
سینکڑوں گلزار ہیں یک بالِ بلبل کے تلے

گل جو طیبہ کی فضائے فرحت افزا میں کھلا
ہر مریض عشق کی تسکیں ہے اس گل کے تلے

ہے حقیقت ، یہ نہیں طاہرؔ مرا اپنا خیال
ہے جمالِ خلد کم انؐ کے تجمّل کے تلے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(جوہرِ آئینہ ساں، مژگاں بہ دل آسودہ ہے)

فیضِ نعتِ مصطفیٰؐ سے دل مرا آسودہ ہے
گرچہ دامن داغِ عصیاں سے مرا آلودہ ہے

باطناً ہے دستِ قدرت ظاہراً ہے انؐ کا ہاتھ
ما رَمیتَ اِذ رَمیتَ حق کا یہ فرمودہ ہے

ہے سجاتا گوہرِ مدحِ نبیؐ یہ نوع بہ نوع
لاکھ سمجھیں لوگ کہ خامہ مرا فرسودہ ہے

دم بدم بڑھتی ہی جاتی ہیں نبیؐ کی رحمتیں
کس قدر تسکیں فزا یہ فرحتِ موجودہ ہے

کون طاؔہر جائے گا شہرِ مدینہ چھوڑ کر
جنّت الفردوس کس کی منزلِ مقصودہ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہارِ تعزیت آبادِ عشق، ماتم ہے)

وفورِ موجِ کرم بہرِ چشمِ پرنم ہے
کہ غم زدوں پہ عطائے رسولِ اکرمؐ ہے

حریمِ دل کی ہے قندیل آپؐ سے تاباں
منوّر آپؐ کے انوار ہی سے عالم ہے

بہ سطحِ چرخ وہی داستانِ سبطِ رسولؐ
رقم طراز ہلالِ مہِ محرّم ہے

خیالِ مغفرتِ عاصیاں شبِ معراج!
عروجِ رحمتِ سرکارؐ کا یہ عالم ہے

وسیلہ ہیں وہیؐ عالم کی آفرینش کا
انھیؐ کے زیرِ کرم جملہ نسلِ آدمؑ ہے

خوشا کرم کہ غلامِ نبیؐ کی مہمانی
بہ نہرِ کوثر و تسنیم و آبِ زمزم ہے

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(عذارِ یار، نظر بندِ چشمِ گریاں ہے)

مرے نبیؐ کی نگاہِ کرم کی برہاں ہے
کہ دو جہاں میں ہوا کام میرا آساں ہے

نگارِ گنبدِ خضریٰ سے ہے خرامِ صبا
چمن چمن میں وہی تو بہار ساماں ہے

عمل ہر ایک ہے سب معتبر خدا کے حضور
نثار دل ہے اگر انؐ پہ جان قرباں ہے

نبیؐ نے تحفہ مواخات کا دیا ہم کو
دلوں میں اس لیے مستور پاسِ اخواں ہے

انھیؐ کی شانِ کریمی کا ہے ظہور اس میں
خدا کی خلق میں اشرف ہوا جو انساں ہے

رہینِ مَنَّتِ سرکارؐ میں بھی ہوں طاؔہر
رہینِ نورِ سراجِ منیر رضواں ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(شفق، بہ دعویِ عاشق گواہِ رنگیں ہے)

دیارِ حبِّ نبیؐ کا عجیب آئیں ہے
غِنا و فقر کو حاصل وقار و تمکیں ہے

ہے مستعار جمالِ نبیؐ سے حسنِ گلاب
کسے حسین سمجھتی نگاہِ گل چیں ہے!

پروئے خَیطِ سخن میں ہیں نعت کے موتی
ثنائے شاہؐ کا ہر اک خیال رنگیں ہے

ہے جب یقیں کہ محمدؐ ہیں شافعِ محشر
تو کس سبب سے نبیؐ کا غلام غمگیں ہے

ہر ایک عہد میں بے امتیازِ رنگ و نسب
نبیؐ کا خوانِ کریمی برائے مسکیں ہے

سکوں نواز یہاں بھی ہے کارِ حمد و ثنا
بروزِ حشر بھی طاہرؔ یہ وجہِ تسکیں ہے

❖……❖……❖……❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روتا ہوں بس کہ در ہوسِ آرمیدگی)

مہجوریِ مدینہ میں یہ دل تپیدگی
ہے ملتجی کہ پائے رہِ آرمیدگی

انؐ کے نیاز مند کی رہتی نہیں کبھی
ہرگز شکستہ حالی و حسرت کشیدگی

کیسے اٹھے حضورؐ کے در سے یہ میرا سر
''ہے سجدۂ سپاس پہ منزل رسیدگی''

پابندِ احترام ہے جذبِ دروں مرا
پیشِ مواجہ یونہی نہیں سر خمیدگی

بارانِ رحمتِ شہؐ کونین کے طفیل
پائی چمن میں سبزے نے ہے نودمیدگی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(عاشق، نقابِ جلوۂ جانانہ چاہیے)

تشنہ لبی کو ساغر و مینا نہ چاہیے
حب آشنا کو جلوۂ جانانہ چاہیے

ہو گام گام بوسہ زنِ راہ اشتیاق
شہرِ رسول پاکؐ میں یوں جانا چاہیے

مر ہی نہ جائیں اہلِ فراق انتظار میں
آقاؐ! بس ایک چشمِ کریمانہ چاہیے

سب دے چکا لحد میں نکیرین کو جواب
اب التفاتِ چشمکِ جانانہ چاہیے

پیشِ درِ حضورؐ ہے ''لا ترفعوا' کا حکم
یاں ضبط میں دل ، عاشقِ دیوانہ! چاہیے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یوں، بعدِ ضبطِ اشک، پھروں گرد یار کے)

قربان جائیں بخششِ پروردگار کے
امّت یہ زیرِ سایہ ہے رحمت شعار کے

آسودگی ہے بخت میں انؐ کی نگاہ سے
الطافِ مصطفےٰؐ سے ہیں موسم قرار کے

نے گردش زمانہ ہے نے خوفِ دشمناں
ہیں درمیان انؐ کی اماں کے حصار کے

رونق فروزِ گلشنِ عالم ترےؐ طفیل
بلبل کے لب پہ گیت ہیں فصلِ بہار کے

روشن چراغ انؐ کے نقوشِ قدوم ہیں
انجم فدا ہوں انؐ کے کفِ زر نگار کے

انؐ کے کرم سے شاد مرا کشورِ حسیں
قلب و جگر نثار مرے تاجدارؐ کے

دستِ کشادِ شاہؐ کا طاؔہر ہے منتظر
در پر پڑا ہے اس لیے جھولی پسار کے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ فکرِ حیرتِ رم، آئنہ پروازِ زانو ہے)

تخیّل مدح خو میرا قلم وصّافِ مہ رو ہے
ضیا پروین و اختر کی مرے لفظوں میں ہر سو ہے

حریمِ دل کا ہر گوشہ مہک اٹھا ہے خوشبو سے
صبا لائی مدینے سے جو موجِ مشکِ گیسو ہے

مہ و انجم لگے کہنے جو دیکھا گنبدِ خضریٰ
فضائے روضۂ سرکارؐ! رشکِ آسماں تو ہے

عجب ضوریزیِ شمعِ ہدایت ہے زمانے میں
کہیں داتاؒ کی شہرت ہے کہیں شہرۂ باہوؒ ہے

بہت پاسِ ادب ہے ساکنانِ شہرِ آقاؐ کو
کبوتر تک یہاں طاہرؔ ادب گستر ہے خوش خو ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ دست آوردنِ دل گوہرِ دریائے شاہی ہے)

محمدؐ مصطفیٰؐ کی دو جہاں میں بادشاہی ہے
انھیؐ کے در کی منّت کش شہوں کی کجکلاہی ہے

محبت شاہِؐ خوباں کی ہے سرمایہ دل و جاں کا
مرے اعمال نامے میں بھی اس کی سربراہی ہے

تمنّا ہے کہ میں بڑھ کر قدم بوسی کروں اس کی
نگاہِ شوق نے دیکھا مدینے کا جو راہی ہے

دعائیں دشمنِ جاں کو بھی دی ہیں میرے آقاؐ نے
شہِ کونینؐ کا منصب ہر اک کی خیر خواہی ہے

نوازا اپنوں بیگانوں کو ہے شاہِؐ دو عالم نے
مری سرکارؐ نے طاہرؔ کیا سب کا بھلا ہی ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہ چھوڑو محفلِ عشرت میں جا، اے مے کشاں، خالی)

پڑھیں نہ گر درود انؐ پر تو رہتا ہے بیاں خالی
خدا کی رحمتوں سے بھی ہو محفل کا سماں خالی

ہر اک منگتا نبیؐ کا لوٹتا ہے بھر کے دامن کو
بچھی جو آپؐ کے در پر رہی جھولی کہاں خالی

بھرے جاتے ہیں فیضانِ نبیؐ سے جھولیاں اپنی
نہیں جاتے یہاں سے لوٹ کر کرّ وبیاں خالی

تہی دامن تھا معراجِ نبیؐ سے قبل گردوں کا
لگے نعلین جب انؐ کے رہا نہ آسماں خالی

خدا و مصطفٰیؐ کے درمیاں رہتا ہوں میں طاہرؔ
ہیں جب دونوں کرم گستر رہوں کیوں درمیاں خالی

❖……❖……❖……❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہوا جب حسن کم، خط بر عذارِ سادہ آتا ہے)

نبیؐ کے شہر میں جب عاشقِ دلدادہ آتا ہے
کرم حق کا بھی اس کے ساتھ وصل آمادہ آتا ہے

سرِ میزاں نہ گھبراؤ خطا کارو، گنہگارو
شفاعت کا ذرا ٹھہرو وہاں سے مژدہ آتا ہے

خدا کی خاص رحمت سے وہ ہوتا ہے گراں مایہ
نبیؐ کی نعت میں جو بھی خیال سادہ آتا ہے

عجب مہمیز لگتی ہے مرے رخشِ محبّت کو
مدینے تک پہنچنے کا نظر جب جادہ آتا ہے

ہماری جیت عالم میں ہے انؐ کے عشق سے، ورنہ
''یہاں ہراک، حباب آسا، شکست آمادہ آتا ہے''

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نگاہِ ناز نے جب عرضِ تکلیفِ شرارت کی)

بصیرت دل کی ہے یہ اور قوّت ہے بصارت کی
خدا سے مانگ لو نعمت محمدؐ کی زیارت کی

عمارت دین کی قائم ہے ارکانِ شریعت پر
نبیؐ کا اسوۂ اقدس ہے بنیاد اس عمارت کی

زہے قسمت کہ غارِ ثور میں صدیقِ اکبرؓ نے
رخِ انور کو دیکھا اور قرآں کی تلاوت کی

کھڑے ہو کر بذاتِ خود کٹہرے میں عدالت کے
بنا فاروقؓ نے رکھی زمانے میں عدالت کی

سخائے حضرتِ عثمانؓ سے کتنی بار خوش ہو کر
گواہی سرورِؐ عالم نے دی انؓ کی سخاوت کی

فضا بدر و احد اور خندق و خیبر کی شاہد ہے
عجب ہی داستانیں ہیں علیؓ تیری شجاعت کی

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(خدایا! دل کہاں تک دن بہ صد رنج و تعب کاٹے)

محبِّ مصطفےؐ یوں زندگی کے روز و شب کاٹے
جو انگلی آپؐ پر اٹھے بہ شمشیر ادب کاٹے

بسا ہو دھڑکنوں میں جس کی عشقِ سرورِ عالمؐ
تہی یادِ نبیؐ سے ایک لمحہ بھی وہ کب کاٹے؟

دکھا دے شہرِ آقاؐ کی بہار افزا فضائیں بھی
''خدایا! دل کہاں تک دن بہ صد رنج و تعب کاٹے''

مسبب ہے، وہی پیدائشِ اسباب پر قادر
حضوری میں ہیں جو اسباب حائل سب وہ رب کاٹے

خدا کرتا ہے اس کی سرزنش قرآن میں طاہؔر
نبیؐ کی گفتگو کا سلسلہ جو بے ادب کاٹے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر؛ ہزج مسدس محذوف

(تماشائے جہاں مفتِ نظر ہے)

رسولِ پاکؐ کی جو رہ گزر ہے
نقیبِ مطلعِ نورِ سحر ہے

کوئی جنّت نہ بھائے دل کو میرے
مواجہ پر جمی جب سے نظر ہے

مدینے میں ہوئی جس کی ہے طلعت
حیات جادوانی کی سحر ہے

زمانے میں صفات حق کی مظہر
مرے آقاؐ کی ذاتِ معتبر ہے

خدا کے گھر کی طاہرؔ انؐ سے رونق
انھیؐ کا نور ہر سُو جلوہ گر ہے

❖......❖......❖......❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(بس کہ زیرِ خاک با آبِ طراوت راہ ہے)

دل چلے طیبہ کی جانب تو یہ سیدھی راہ ہے
چھوڑ دے اس رہ کو جو راہی وہی گمراہ ہے

صاحبِؐ لولاک کے ہے ہالۂ الطاف میں
جس کے روح و جان و دل میں انؐ کی سچی چاہ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور

(بس کہ چشم از انتظارِ خوش خطاں بےنور ہے)

الفتِ آقاؐ کا جس دل میں چمکتا نور ہے
ایسا عاشق رحمتِ سرکارؐ سے کب دور ہے

کور چشموں کو نہیں نورِ محمدؐ کا یقیں
مظہرِ نورِ خدا انؐ کا رخِ پر نور ہے

والیؐ کون و مکاں ہیں غم زدوں کے غمگسار
باریاب اِس بارگہ میں نالۂ رنجور ہے

سائرِ عرشِ علا سرکارؐ کی ہستی ہے بس
آپؐ کا نقشِ کفِ پا رشکِ نخلِ طور ہے

حق ادا ہرگز نہ ہوگا آپؐ کی توصیف کا
گرچہ دل عشق نبیؐ سے سر بسر معمور ہے

دہر کی منظر نگاری کی خجالت سے ہے پاک
خامۂ طاہرؔ نبیؐ کی نعت پر مامور ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(سوختگاں کی خاک میں ریزشِ نقشِ داغ ہے)

رشکِ جبینِ ماہتاب ماتھے کا یہ چراغ ہے
خاکِ مدینہ کی عطا کتنا حسیں یہ داغ ہے

خیر سے ، دستِ نور کے لطف سے ہے معتبر
رو کشِ جامِ جم مرا مٹی کا یہ ایاغ ہے

ابرِ کرم ہیں چھا گئے موجِ بہار آ گئی
کلیاں ہیں کھلکھلا رہیں باغ بھی باغ باغ ہے

اذنِ حضوری ہو عطا والیؐ دو جہاں مجھے
دوریِ طیبہ سے یہ دل مثلِ گلِ چراغ ہے

سوئے ارم نہ جاؤں میں شہرِ نبیؐ کو چھوڑ کر
جس میں نہ انؐ کی دید ہو کیسے کہوں وہ باغ ہے

❖......❖......❖......❖

نعت

مفعول مفاعلن فعولن

بحر: ہزج مسدس اخرب

(سمجھاؤ اسے، یہ وضع چھوڑے)

انسان بقا کی سمت موڑے
سرکارؐ نے دل سے دل ہیں جوڑے

نعتیں ہیں حضورؐ کی یوں لکھیں
''معنی ہیں بہت، تو لفظ تھوڑے''

ایمان عمرؓ کا دیکھ، شیطاں
فی الفور رہِ عمرؓ کو چھوڑے

ہر ظلم کے خاتمے کی خاطر
ہیں اہل وفا کے دوڑے گھوڑے

تسکین ملی کیا دل کو طاہرؔ
جب ہاتھ نبیؐ کے در پہ جوڑے

❖......❖......❖......❖

اللہ اللہ نعت و حُب کی کثرت
کیا خوب ہے شیوۂ ارادت طینت!
پھر ایک کے بعد دوسرا آتا ہے
تازہ مجموعہ "تغلیبِ مدحت"

ریاض مجید

پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی دیگر تصانیف:

۱۔ ردِعمل (مجموعہ غزل) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۲۔ اعزازِ نعت (اردو مجموعہ نعت)
۳۔ اعزازِ حضوری (اردو مجموعہ نعت) قومی سیرت ایوارڈ، پاکستان
۴۔ اعزازِ نسبت (اردو مجموعہ نعت) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۵۔ قصدِ نعت (یک کتابی اردو نعتیہ قصیدہ) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۶۔ الحمد اللہ (اردو غیر منقوط مجموعہ حمد) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۷۔ مغلوبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۸۔ غلّابِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۹۔ غالبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۱۰۔ غلوبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۱۱۔ طرحِ نعت (اردو مجموعہ نعت) طرح مصرعوں پر تخلیق کردہ نعتیہ کلام